لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 54 Monday 09 June, 2025 Price: 1 - Pages:4 — Morning Edition — جلد نمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۵۴) ۹؍جون ۲۰۲۵ء بروز دوشنبہ قیمت: ایک روپیہ (صفحات:۴)

منی پور میں صورتحال کشیدہ، پانچ اضلاع میں انٹرنیٹ بند

محکمہ داخلہ کے سکریٹری کے ذریعہ جاری کردہ حکم میں کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ ہنگامی صورتحال میں پیشگی اطلاع کے بغیر لیا گیا ہے، تاکہ کسی بھی قسم کی افواہ یا اشتعال انگیزی کو روکا جا سکے

امپھال (ایجنسی): منی پور کے پانچ اضلاع جن میں امپھال مغرب، امپھال مشرق، تھوبل، بشنو پور اور کاکچنگ میں ہفتہ کی رات 11:45 بجے سے انٹرنیٹ اور موبائل ڈیٹا سروسز کو 5 دنوں کے لیے معطل کر دیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ میتی برادری کے ایک رہنما ارم بائی ٹینگول کی گرفتاری کے بعد کشیدہ صورتحال کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ انتظامیہ کو خدشہ ہے کہ کچھ سماج دشمن عناصر سوشل میڈیا کے ذریعہ اشتعال انگیز پیغامات، تصاویر اور ویڈیوز پھیلا سکتے ہیں جس سے امن خراب ہوسکتا ہے اور امن و امان کی صورتحال خراب ہوسکتی ہے۔ محکمہ داخلہ کے سکریٹری این اشوک کمار کے ذریعہ جاری کردہ حکم میں کہا گیا ہے کہ یہ فیصلہ ہنگامی صورتحال میں پیشگی اطلاع کے بغیر لیا گیا ہے، تاکہ کسی بھی قسم کی افواہ یا اشتعال انگیزی کو روکا جا سکے۔ حکم نامے میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ اس ہدایت کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

درحقیقت، امپھال مشرقی اور مغربی اضلاع میں ہفتہ کی رات دیر گئے جب آرام بائی ٹینگول کو گرفتار کیا گیا تو زبردست احتجاج شروع ہوا۔ اس کے بعد انتظامیہ نے صورتحال کو قابو میں لانے اور افواہوں پر قابو پانے کے لیے انٹرنیٹ خدمات معطل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے ساتھ انتظامیہ نے عوام سے امن برقرار رکھنے اور کسی بھی گمراہ کن اطلاعات پر بھروسہ نہ کرنے کی اپیل کی ہے۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق منی پور کی راجدھانی امپھال کے کچھ علاقوں میں ہفتہ کی رات اس وقت مظاہرے شروع ہو گئے جب یہ خبر آئی کہ آرام بائی ٹینگول کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق کواکئیتھل اور یوریپک علاقوں میں لوگوں نے سڑکوں پر ٹائر اور پرانا فرنیچر جلا کر مظاہرہ کیا اور گرفتار رہنما کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ انتظامیہ کی جانب سے صورتحال پر قابو پانے کے لیے اضافی سیکورٹی فورسز کو تعینات کیا گیا ہے۔ تاہم انتظامیہ کی جانب سے ابھی تک یہ واضح نہیں کیا گیا ہے کہ گرفتار شخص کون ہے اور اس پر کیا الزامات ہیں۔

کانگریس کا وزیراعظم مودی پر شدید حملہ، کہا- '11 سال میں ایک بھی پریس کانفرنس نہیں!'

نئی دہلی (ایجنسی): کانگریس نے وزیراعظم نریندر مودی کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے اقتدار میں آنے کے بعد سے اب تک ایک بھی حقیقی پریس کانفرنس نہیں کی۔ پارٹی نے اسے جمہوریت کے خلاف ایک سنگین روش قرار دیا اور کہا کہ وزیراعظم صرف 'من کی بات' کرتے ہیں لیکن عوام کی بات سننے اور ان کے سوالات کا براہِ راست سامنا کرنے سے مسلسل گریزاں ہیں۔ کانگریس نے اپنی ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ وزیراعظم مودی کو برسوں سے ان مسائل پر براہ راست سوالات کا خوف ہے جو ان کی حکومت کی ناکامیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ پارٹی نے کہا کہ بے روزگاری، مہنگائی، غربت، خواتین کی سلامتی، روپے کی گرتی قدر، معیشت کی غیر یقینی حالت، معاشی عدم مساوات، منی پور کا بحران، اور پلوامہ سے لے کر پہلگام تک کے واقعات ایسے موضوعات ہیں جن پر اگر وزیراعظم سے کھلے عام سوالات کیے جائیں، تو ان کے پاس دینے کو کوئی تسلی بخش جواب نہیں ہوگا۔ کانگریس کا الزام ہے کہ وزیر اعظم نے 11 سال میں کبھی آزاد، غیر اسکرپٹڈ اور غیر ایڈیٹ شدہ پریس کانفرنس کا حوصلہ نہیں دکھایا۔ ان کی ترجیح یک طرفہ بات چیت رہی ہے، جس میں وہ صرف اپنی سوچ پیش کرتے ہیں لیکن عوام یا صحافیوں کی بات سننے یا سوالات کا سامنا کرنے سے مکمل اجتناب کرتے ہیں۔ پارٹی کے سینئر رہنما جے رام رمیش نے اس تنقید کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ دنیا کے ہر جمہوری ملک میں حکومت کے سربراہ باقاعدگی سے پریس کانفرنس کرتے ہیں تاکہ عوام کو ان کی پالیسیوں، فیصلوں اور ناکامیوں پر براہِ راست جواب مل سکے۔ لیکن ہمارے وزیراعظم کو میڈیا کے سوالات کا سامنا کیے ہوئے ایک دہائی گزر چکی ہے۔

جے رام رمیش نے الزام لگایا کہ گزشتہ عام انتخابات کے دوران مودی نے میڈیا سے جو تھوڑا بہت رابطہ کیا، وہ بھی مکمل طور پر اسکرپٹڈ، منظم اور یک طرفہ تھا۔ انہوں نے ایک واقعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسی دوران وزیراعظم نے خود کو "نان بایولوجیکل" قرار دے کر ایک متنازعہ بیان دیا، لیکن اس کے بعد بھی کسی کھلی اور غیر مرتب پریس میٹنگ کا انعقاد نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ جن سابق وزرائے اعظم سے مودی خاص نفرت ظاہر کرتے ہیں، وہ ہر دو تین ماہ میں کھلے عام پریس کانفرنس کرتے تھے اور ان سے سخت سوالات کیے جاتے تھے۔ لیکن وہ ان سوالات کا سامنا سنجیدگی اور تحمل سے کرتے تھے۔ ان کے مطابق ایسی روایتیں ہی ہمارے جمہوری ڈھانچے کو طاقت بخشتی ہیں اور عوام و حکومت کے درمیان اعتماد قائم رکھتی ہیں۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ وزیراعظم کا عوامی احتساب سے اس قدر گریز اور خاموشی یہ ثابت کرتی ہے کہ وہ جمہوریت کے بنیادی اصولوں کی پروا نہیں کرتے۔ نہ وہ عوام کو جواب دہ ہیں، نہ کسی سوال یا تنقید کو سننے کو تیار۔ یہ رویہ ملک کے جمہوری مستقبل کے لیے ایک خطرناک علامت ہے۔

اسرائیلی بمباری سے غزہ میں درجنوں ہلاک وزخمی، ہسپتالوں میں ایندھن تقریباً ختم

غزہ (ایجنسی): غزہ پر اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں اتوار کی صبح سے اب تک کم از کم 21 فلسطینی ہلاک ہو گئے ہیں، جبکہ درجنوں دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ فلسطینی خبر رساں ایجنسی "وفا" کے مطابق شمالی غزہ کے علاقے جبالیا میں اسرائیلی حملے میں آٹھ شہری مارے گئے تھے۔ ادھر شہر کے مغرب میں ایک امدادی مرکز کے قریب اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے چار افراد جاں بحق اور 70 زخمی ہو گئے۔ "محور نتساریم" کے قریب ایک اور امدادی مرکز کے پاس فائرنگ کے نتیجے میں ایک فلسطینی جاں بحق جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ جنوبی غزہ میں فوجیوں پر بڑھنے والے افراد پر" خبردار کرنے والی فائرنگ" کی گئی جو خطرہ محسوس ہونے پر کی گئی۔ یہ واقعہ اسرائیلی و امریکی حمایت یافتہ تنظیم" غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن" کی امدادی سرگرمیوں کی بحالی کے بعد امدادی مراکز کے قریب فائرنگ کا تازہ ترین واقعہ ہے۔ فوج کے بیان میں کہا گیا ہے کہ جن افراد پر فائرنگ کی گئی انہیں پہلے علاقے سے نکلنے کا زبانی انتباہ دیا گیا تھا، کیونکہ وہ علاقہ اس وقت ایک فعال فوجی زون قرار دیا گیا تھا۔ ادھر جبالیا اور مشرقی غزہ میں شہریوں کے گھروں اور دیگر تنصیبات کو بھی اسرائیلی فوج نے دھماکوں سے تباہ کر دیا۔ طبی ذرائع کے مطابق غزہ کے ہسپتالوں میں ایندھن صرف دو دن کے لیے باقی ہے، جبکہ زخمیوں کو جنوبی علاقوں کے ہسپتالوں تک پہنچانے میں شدید مشکلات درپیش ہیں۔ امریکہ کی حمایت یافتہ "غزہ ہیومینیٹیرین فاؤنڈیشن" نے بتایا ہے کہ ہفتے کے روز وہ خوراک کی کسی بھی قسم کی امداد تقسیم نہیں کرسکی۔ تنظیم نے اس کی وجہ حماس کی جانب سے" دھمکیوں" کو قرار دیا ہے، تاہم حماس نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ تنظیم، جو امریکی سکیورٹی اور لاجسٹک کمپنیوں کی مدد سے کام کر رہی ہے، نے کہا ہے کہ اس نے خطرات سے نمٹنے کے لیے اپنی حکمت عملی میں تبدیلی کی ہے۔ اتوار کو فیس بک پر جاری ایک بیان میں ادارے نے کہا کہ آج سے اس کے امدادی مراکز دوبارہ کام شروع کریں گے۔ حماس کے ایک عہدیدار نے خبر رساں ادارے" رائٹرز" کو بتایا کہ ایسی کسی دھمکی کی اطلاعات اسے نہیں ملیں۔

یوکرین کا روس کا طاقتور سخوئی ایس یو 35 مار گرانے کا دعویٰ

کیف (ایجنسی): روس اور یوکرین کے درمیان جاری جنگ میں ایک بڑا موڑ آ گیا ہے۔ یوکرین کی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے روس کے جدید ترین لڑاکا طیارے Su-35 کو مار گرایا ہے۔ یہ واقعہ روس کے کرسک علاقے میں پیش آیا اور یوکرین کی فضائیہ نے ٹیلی گرام پر اس کی معلومات دی۔ اگرچہ اس دعوے کی ابھی تک کوئی آزادانہ تصدیق نہیں ہوسکی ہے لیکن روس کی خاموشی کو اس کی خاموشی سے منظوری سمجھا جا رہا ہے۔ اس حملے کو روسی صدر ولادیمیر پوتن کے لیے ایک بڑا دھچکا قرار دیا جا رہا ہے جو دنیا کے کئی ممالک کو یہ طیارہ فروخت کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ Su-35 روس کا جدید ترین اور طاقتور لڑاکا طیارہ ہے۔ اسے روس کی سخوئی کمپنی نے بنایا ہے اور یہ Su-27 فائٹر کا جدید ورژن ہے۔ یہ طیارہ فضا میں کسی بھی دشمن سے لڑنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے اور اسے کئی طرح کے مشنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ سنگل سیٹر ہوائی جہاز ہے۔ اس میں نصب انجن اتنے طاقتور ہیں کہ یہ 2500 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑ سکتا ہے۔ اس کا ریڈار 400 کلومیٹر دور تک دشمن کا پتہ لگا سکتا ہے۔ یہ ہوا سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں، سمارٹ بموں اور جہاز شکن ہتھیار لے کر اڑ سکتا ہے۔ یہ طیارہ تیز موڑ لینے اور اچانک سمت بدلنے میں بھی ماہر ہے، جو اسے ڈاگ فائٹ (ہوا میں آمنے سامنے لڑائی) میں خطرناک بنا دیتا ہے۔ ایس یو 35 روس نے شام اور یوکرین کے درمیان جنگ میں تعینات کیا ہے۔ اس لڑاکا طیارے کو روسی فضائیہ کی ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ اگر یوکرین کا یہ دعویٰ درست ہے تو یہ روس کے لیے انتہائی تشویشناک بات ہے۔ اس سے روس کی فوج کی طاقت پر سوال اٹھتے ہیں اور اس کے ہتھیاروں کی ساکھ پر بھی دھچکا لگ سکتا ہے۔ پوتن جو یہ طیارہ دوسرے ممالک کو فروخت کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے، انہیں اب اس بارے میں دوبارہ سوچنا پڑ سکتا ہے۔

کورونا کے کل معاملے 5,750 سے تجاوز، 4 نئی اموات

نئی دہلی (ایجنسی): وزارت صحت اور خاندانی بہبود کے روزانہ کورونا بلیٹن کے اعداد و شمار کے مطابق، 8 جون کی صبح 8 بجے تک ملک میں فعال کیسوں کی کل تعداد 5,755 ہے۔ کل سے نئے معاملوں کی تعداد پورے ہندوستان میں 391 ہے، جس میں کیرالہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے، جس میں 127 نئے COVID-19 کیس رپورٹ ہوئے، اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے۔ اس کے بعد گجرات (102 نئے کیسز)، دہلی (73)، مہاراشٹرا (29)، تمل ناڈو (27)، مغربی بنگال (26)، چھتیس گڑھ (17)، اور آندھرا پردیش (10) ہیں۔ مزید یہ کہ جنوری 2025 سے اب تک ڈسچارج ہونے والے مریضوں کی کل تعداد 5,484 ہے جن میں سے 760 8 جون تک ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق، صرف چار ریاستیں - اروناچل پردیش، چنڈی گڑھ (یونین ٹیریٹری)، میزورم اور تریپورہ میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران نئے کیسز رپورٹ نہیں ہوئے۔ وزارت کے مطابق اس سال مرنے والوں کی تعداد اب تک 59 ہے، ہندوستان میں 8 جون کی صبح 8 بجے تک COVID-19 کی چار نئی اموات کی اطلاع ملی ہے۔ مجموعی طور پر، جنوری 2025 کے بعد سے، مہاراشٹر میں سب سے زیادہ اموات ریکارڈ کی گئی ہیں 18، اس کے بعد کیرالہ (12)، دہلی اور کرناٹک (ہر ایک)، تامل ناڈو (5)، اتر پردیش، پنجاب، مدھیہ پردیش اور گجرات (دو) اور راجستھان اور مغربی بنگال (ایک)۔ مرکزی حکومت نے ملک بھر کے اسپتالوں میں مشقیں شروع کی ہیں، جس میں اہم وسائل جیسے کہ آکسیجن کی فراہمی، وینٹی لیٹرز اور ضروری ادویات کا جائزہ لیا جا رہا ہے تاکہ ممکنہ اضافے کو مؤثر طریقے سے سنبھالا جا سکے۔

امیگریشن چھاپوں کیخلاف لاس اینجلس میں پُرتشدد مظاہرے

امریکی صدر ٹرمپ کا دو ہزار نیشنل گارڈز کی تعیناتی کا حکم، 33 سال میں پہلی بار نیشنل گارڈز کو مدد کے لئے بلایا گیا

لاس اینجلس (ایجنسی): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی حکومت نے لاس اینجلس میں وفاقی اہلکاروں، امیگریشن چھاپوں کے بعد مظاہروں کے بعد دو ہزار نیشنل گارڈ فوجی تعینات کرنے کا اعلان کیا ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے خبردار کیا کہ اگر لاس اینجلس میں تشدد جاری رہا تو پینٹاگون ایکٹو ڈیوٹی فوجیوں کو بھی تعینات کرنے کے لیے تیار ہے، جو قریبی کیمپ پینڈلٹن میں موجود میرینز 'ہائی الرٹ' پر ہیں۔

ہفتے کے روز احتجاج میں شریک تقریباً 100 مظاہرین کو پیراماؤنٹ علاقے میں وفاقی ایجنٹس کے ساتھ تنازع کا سامنا تھا، جہاں بعض مظاہرین میکسیکن پرچم لہرا رہے تھے اور کچھ نے ماسک پہن رکھے تھے۔ ہفتے کی رات شہر کے وسطی حصے میں ہونے والے دوسرے مظاہرے میں تقریباً 60 افراد شریک ہوئے، جو نعرے لگا رہے تھے۔ وائٹ ہاؤس نے ایک بیان میں کہا کہ ٹرمپ نے ایک صدارتی یادداشت پر دستخط کیے، جس کے تحت نیشنل گارڈ فوجیوں کو 'اس قانون شکنی کے خاتمے کے لیے تعینات کیا جا رہا ہے جسے پنپنے دیا گیا'، ٹرمپ انتظامیہ کے سینئر اہلکار ٹام ہومن نے 'فاکس نیوز' کو بتایا کہ نیشنل گارڈ ہفتے کے روز لاس اینجلس میں تعینات ہوں گے۔

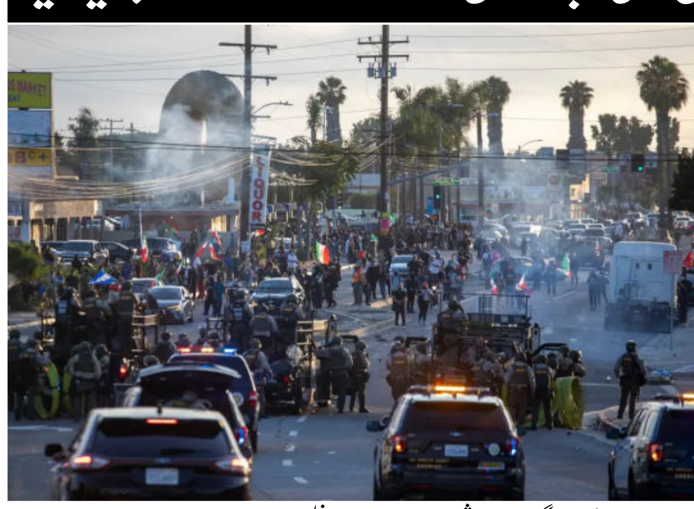

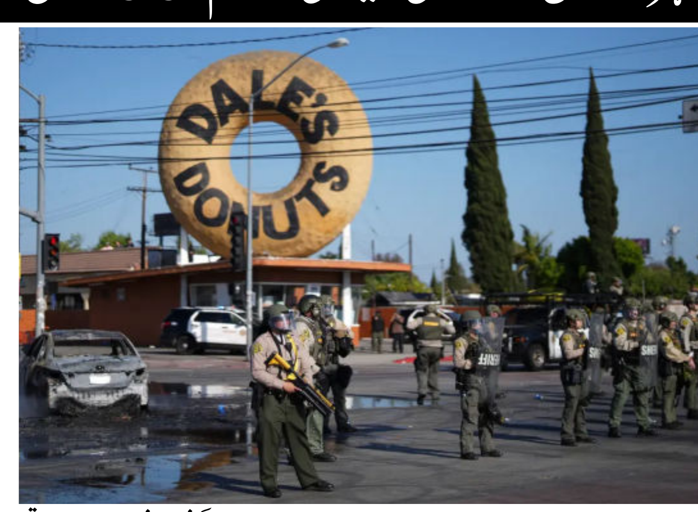

ٹرمپ کے بارڈر امور کے مشیر ٹام ہومین نے نیوز چینل سے بات کرتے ہوئے کہا کہ نیشنل گارڈز ہفتے کی شام لاس اینجلس پہنچ گئے ہیں۔ کیلیفورنیا کے گورنر گیون نیوسم نے اس فیصلے کو جان بوجھ کر اشتعال انگیز قرار دیا۔ انہوں نے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر پوسٹ کیا کہ ٹرمپ نیشنل گارڈ کو اس لیے تعینات کر رہے ہیں کہ تماشا ہو، حالاں کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکار کم نہیں، انہیں 'تماشے' کا موقع نہ دیں، کبھی بھی تشدد کا سہارا نہ لیں، پرامن طریقے سے اپنی آواز بلند کریں۔ انہوں نے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر پوسٹ کیا کہ ٹرمپ نیشنل گارڈ کو اس لیے تعینات کر رہے ہیں کہ تماشا ہو، حالاں کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکار کم نہیں، انہیں 'تماشے' کا موقع نہ دیں، کبھی بھی تشدد کا سہارا نہ لیں، پرامن طریقے سے اپنی آواز بلند کریں۔

ادھر ٹرمپ نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا کہ اگر مقامی حکام اپنا کام نہیں کر پاتے تو وفاقی حکومت مداخلت کرے گی۔ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر پوسٹ میں ٹرمپ کا کہنا تھا کہ اگر نیوسم اور لاس اینجلس کی میئر کیرن باس اپنا کام نہیں کر سکتے تو وفاقی حکومت مداخلت کرے گی، اور فسادات و لوٹ مار کے مسئلے کو اس طریقے سے حل کرے گی جس طرح کیا جانا چاہیے!۔ مظاہرے ڈیموکریٹک پارٹی کے زیر انتظام لاس اینجلس اور ٹرمپ کی ریپبلکن انتظامیہ کے درمیان امیگریشن پر شدید اختلافات کو عیاں کر رہے ہیں۔

یہ مظاہرے ڈیموکریٹس کے زیر انتظام لاس اینجلس (جہاں مردم شماری کے اعداد و شمار کے مطابق بڑی تعداد میں ہسپانوی اور غیر ملکی نژاد آبادی موجود ہے) کو ٹرمپ کی ریپبلکن وائٹ ہاؤس کے مقابل لا رہے ہیں، جس نے امیگریشن پر سختی کو اپنی دوسری مدت کی پالیسی کا مرکزی نکتہ بنا رکھا ہے۔ جمعہ کو شروع ہونے والے احتجاج کے دوران، امیگریشن اینڈ کسٹمز انفورسمنٹ (ICE) کے ایجنٹس نے کم از کم 44 افراد کو حراست میں لیا تھا۔ ٹرمپ کے مشیر اسٹیفن ملر نے ان مظاہروں کو قانون اور امریکی خودمختاری کے خلاف بغاوت قرار دیا۔

کرکٹر رنکو سنگھ اور پریا سروج کی سگائی

تقریب میں جیا بچن و اکھلیش یادو سمیت 300 مہمانوں کی شرکت

لکھنؤ (ایجنسی): لکھنؤ کے ایک پانچ ستارہ ہوٹل میں ٹیم انڈیا کے رکن رنکو سنگھ اور سماج وادی پارٹی کی رکن پارلیمان پریا سروج کی سادگی و وقار سے بھرپور سگائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ اتوار، 8 جون کو منعقدہ اس تقریب میں دونوں نے ایک دوسرے کو انگوٹھیاں پہنائیں اور مستقبل کے خوبصورت سفر کی شروعات کی۔ رنگ سیریمنی ہوٹل سینٹرم میں رکھی گئی تھی جس میں تقریباً 300 مہمانوں نے شرکت کی۔ مہمانوں کی فہرست میں سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو، جیا بچن، رام گوپال یادو، راجیو شکلا (نائب صدر، بی سی سی آئی) سمیت کئی اہم سیاسی اور کھیل سے جڑی شخصیات شامل تھیں۔ اس کے علاوہ ٹیم انڈیا کے سابق کھلاڑی پروین کمار اور پیوش چاولہ کے ساتھ یوپی رنجی ٹیم کے کپتان آرین جوئیل بھی شریک ہوئے۔ تقریب میں رنکو سنگھ سفید لباس میں ملبوس نظر آئے، جبکہ پریا سروج نے گلابی رنگ کا خوبصورت لباس زیب تن کیا۔ اس موقع پر جب دونوں نے اسٹیج پر ایک دوسرے کا ہاتھ تھاما، تو پریا

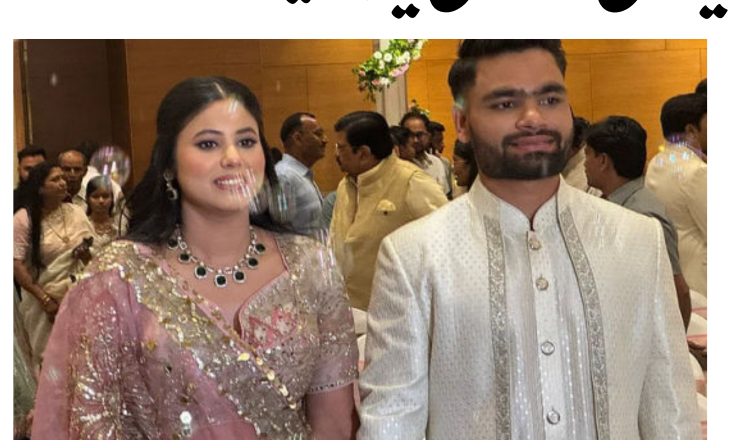

کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔ بعد ازاں دونوں نے میڈیا کے کیمروں کے سامنے مسکراتے ہوئے پوز دیے۔

دونوں نے ایک دوسرے کے لیے خاص انگوٹھیاں منتخب کی تھیں۔ پریا سروج نے کولکاتا سے ڈیزائنر انگوٹھی منگوائی، جب کہ رنکو نے ممبئی سے خصوصی انگوٹھی تیار کروائی۔ دونوں انگوٹھیوں کی مشترکہ قیمت تقریباً ڈھائی لاکھ روپے بتائی جا رہی ہے۔ تقریب کے مینیو میں بھی دونوں کی پسند کا خاص خیال رکھا گیا۔ پریا سروج کی پسندیدہ بنگالی رس گلہ اور کاجو پنیر رولز کو شامل کیا گیا، جب کہ رنکو سنگھ کا پسندیدہ مٹر ملائی اور پنیر تکہ بھی موجود تھا۔ تقریب کی سیکیورٹی کے بھی سخت انتظامات کیے گئے تھے۔ صرف مخصوص پاس کے ذریعے مہمانوں کو داخلے کی اجازت دی گئی، جس کے لیے بارکوڈ اسکیننگ کا نظام بھی نصب کیا گیا تھا۔ ہوٹل کے اندر اور باہر پولیس اور پرائیویٹ سیکیورٹی کے اہلکار تعینات رہے۔

پریا سروج نے اس موقع پر خاص طور پر اکھلیش یادو اور ڈمپل یادو کو مدعو کیا تھا، جب کہ ایس پی کے دیگر سینئر رہنماؤں جیسے رام گوپال یادو اور پشپیندر سروج نے بھی شرکت کی۔ رنکو سنگھ 27 سالہ بائیں ہاتھ کے بلے باز ہیں، جو انڈین پریمیئر لیگ میں کولکاتا نائٹ رائیڈرز کا حصہ رہے ہیں۔ حالیہ سیزن میں اگرچہ ان کا مظاہرہ خاص نہیں رہا، تاہم وہ اب تک ہندوستان کے لیے دو ون ڈے اور 33 ٹی ٹوئنٹی میچ کھیل چکے ہیں۔ پریا سروج نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں مشرقی اتر پردیش کی مچھلی شہر سیٹ سے بی جے پی کے بی پی سروج کو شکست دے کر کامیابی حاصل کی تھی۔ وہ دہلی یونیورسٹی سے آرٹس میں گریجویٹ اور امیٹی یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری یافتہ ہیں۔ پریا کے والد توفانی سروج تین بار رکن پارلیمان رہ چکے ہیں اور اس وقت سماج وادی پارٹی کے ٹکٹ پر کیراکت سے رکن اسمبلی ہیں۔

ارتداد کا بڑھتا طوفان اور ہماری تعلیمی ذمہ داریاں

آج وقت کی سب سے بڑی پکار یہی ہے کہ مسلمان بیدار ہوں۔ وہ صرف احتجاجی بیان نہ دیں بلکہ خود تعلیمی نظام کا متبادل پیش کریں۔ وہ صرف ارتداد کی مذمت نہ کریں بلکہ ایمان کے تحفظ کے لیے تعلیمی قلعے تعمیر کریں۔ یہ کام آسان نہیں، مگر ناگزیر ہے۔ اس کے لیے سرمایہ درکار ہے، وقت درکار ہے، اخلاص درکار ہے، مگر سب سے بڑھ کر یہ احساس درکار ہے کہ ہم جو کچھ آج کریں گے، وہی ہماری آئندہ نسلوں کا مقدر بنے گا۔ اگر ہم نے آج بچیوں کے لیے غیر مخلوط، باوقار، اور دینی و عصری تعلیم کا امتزاج رکھنے والے ادارے قائم نہ کیے تو ہمیں کل اُن بچیوں کے ہاتھوں رسوا ہونا پڑے گا جنہیں آج ہم بے فکری سے دنیا کے حوالہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خود اٹھیں، خود سوچیں، اور خود اقدام کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جن کے دل میں دین کا درد رکھا ہے، ان سے یہی گزارش ہے کہ کسی بڑے منصوبے کا انتظار نہ کریں، چھوٹے چھوٹے اداروں سے شروعات کریں۔ قدم بہ قدم چلتے رہیں، وقت خود فیصلہ کرے گا کہ ہم سچے تھے یا صرف الفاظ کے سوداگر۔ اگر ہم نے آج قدم نہ اٹھایا، تو ارتداد کی یہ لہر کل طوفان بن جائے گی، اور پھر بند باندھنے کا وقت نکل چکا ہوگا، تب ہمیں صرف پچھتاوے اور حسرت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

مولانا قاری محمد یوسف عزیزی

زمانہ ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا۔ بدلتے وقت کے ساتھ اقدار، رجحانات اور ترجیحات میں جو زبردست انقلابات آتے ہیں، ان سے صرف وہی قومیں بچ پاتی ہیں جو اپنے داخلی نظام کو وقت کی نبض پر رکھتی ہیں اور جو حالات کی کروٹوں کے ساتھ صرف کرب کے آنسو نہیں بہاتیں، بلکہ عمل کی طاقت سے اپنے مستقبل کو سنوارتی ہیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج امت مسلمہ، بالخصوص ہمارے ملک کی مسلمان برادری، ایک زبردست فکری انتشار اور ارتدادی فتنوں کی زد پر ہے، اور ہم خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ جو منظرنامہ ہمارے سامنے ابھرا ہے، وہ معمولی نہیں۔ لڑکیوں کے ارتداد کے جو واقعات سامنے آئے ہیں، وہ محض انفرادی گمراہی نہیں بلکہ ایک منظم، مربوط اور خفیہ مگر شدت سے پھیلتی ہوئی لہر کا حصہ ہیں۔ یہ کوئی نئی سازش نہیں، پرانی حکمت عملی کا نیا اسلوب ہے۔ پہلے صرف عقائد کو نشانہ بنایا جاتا تھا، اب تعلیمی اداروں کے ذریعے ذہن و دل پر قبضے کی جنگ لڑی جارہی ہے۔

آج ایک مسلمان بچی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے کالج جاتی ہے، تو علم کے ساتھ بے دینی، بے حجابی، اور فکری گمراہی بھی اس کے دامن میں آتی ہے۔ آزاد خیالی، انفرادی خودمختاری، اور مذہب سے انکار کے تصورات اب کمرۂ جماعت کے اندر بیٹھ کر ذہنوں میں انڈیلے جاتے ہیں۔ فیس بک، انسٹاگرام، اور یوٹیوب جیسے پلیٹ فارم پہلے ہی اس تبدیلی کے معاون بن چکے ہیں، اب یہ عمل باقاعدہ تعلیمی اداروں کے توسط سے مکمل کیا جارہا ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگ صرف ظاہری تعلیم کو کامیابی کا معیار سمجھ بیٹھے ہیں۔ لیکن علم محض جمع کر لینے سے انسان کامیاب نہیں ہوتا۔ اگر علم کا اثر عمل میں نہیں، اخلاق میں نہیں، اور ایمان میں نہیں جھلکتا تو وہ علم نہیں، فتنہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے پیارے نبیؐ نے اُس علم سے پناہ مانگی جو نفع نہ دے۔ وہ علم جو صرف دماغ کو بھرتا ہے، دل کو نہیں جگاتا، وہ شیطان کا علم ہے۔ شیطان بھی علم رکھتا تھا، مگر اس علم نے اسے عاجز نہیں بنایا بلکہ متکبر بنا دیا، نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیشہ کے لیے راندہ درگاہ قرار پایا۔

ہمیں غور کرنا ہوگا کہ ہم اپنی بچیوں کو کس ماحول میں علم دلوا رہے ہیں؟ کیا وہ صرف ڈاکٹر یا پروفیسر بننے جا رہی ہیں یا اُن کے دل و دماغ کی کھیتی کسی اور کے ہاتھ لگ گئی ہے؟ آج جو خبریں ہم سنتے ہیں، کہ فلاں بچی نے اپنا مذہب چھوڑ دیا، فلاں نے دوسرے مذہب کے لڑکے سے شادی کرلی، یہ سب ایک حادثہ نہیں بلکہ مکمل پس منظر کے ساتھ رونما ہونے والی حقیقت ہے۔ ہم نے اپنے دینی ادارے صرف رسمی تعلیم تک محدود کر دیے ہیں۔ وہ بچیاں جو مدارس میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں، وہ اس حد تک محفوظ ہیں، مگر جو لڑکیاں عصری تعلیم کی طرف جا رہی ہیں، ان کے لیے ہم نے کوئی واضح، مضبوط، اور باوقار متبادل فراہم نہیں کیا۔ یہی ہماری کوتاہی ہے، اور یہی ہماری موجودہ ناکامی کا سب سے بڑا سبب ہے۔ اب وقت ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور صرف بیانات، جلسوں، اور مذمتی تقریروں سے آگے بڑھ کر عملی اقدامات کریں۔ ہمارے علاقوں میں جہاں کوئی بڑا تعلیمی ادارہ نہیں، وہاں اگر چند علما، سماجی کارکن، اور دین کے درد رکھنے والے افراد متحد ہو جائیں تو ایک غیر مخلوط نسواں کالج کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے۔ ایسا ادارہ جہاں دینی ماحول ہو، عصری تعلیم ہو، اور اخلاق و تربیت کا ایسا نظام ہو کہ طالبہ علم کے ساتھ ایمان بھی سیکھے، وقار بھی سمجھے، اور معاشرے میں باعزت کردار ادا کرنے کے قابل بنے۔

یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ کسی ویران، اجاڑ جگہ کو آباد کرنا ہی اصل دینی خدمت ہے۔ پہلے لوگ دین کی خدمت کے نام پر صرف خانقاہیں آباد کرتے تھے، اب وقت ہے کہ عصری میدان میں بھی دین کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیا جائے۔ جہاں ضرورت ہے، وہاں پہنچ کر کام کرنا، یہی وقت کی پکار ہے۔ ہمیں یہ بات بھی تسلیم کرنی ہوگی کہ بچیوں کی تعلیم محض لڑکیوں کا مسئلہ نہیں، بلکہ ملت کا مسئلہ ہے۔ ایک لڑکی جب گمراہ ہوتی ہے تو ایک خاندان متاثر ہوتا ہے۔ وہ آئندہ نسل کی معمار ہوتی ہے، اگر وہ خود ہی کمزور بنیاد پر کھڑی ہو تو نسلوں کا کیا ہوگا؟ ہمیں اپنے تعلیمی اداروں میں نصاب کی تطہیر بھی کرنی ہے، اور تربیت کے نظام کو بہتر بھی بنانا ہے۔ اساتذہ صرف مضمون پڑھانے والے نہ ہوں، وہ کردار سازی کے علمبردار ہوں۔ طلبہ و طالبات کو صرف رٹے لگانے والے نہ بنائیں، ان کے اندر سوچنے، سمجھنے، اور خودی کو پہچاننے کی قوت پیدا کریں۔ ان کے اخلاق ایسے ہوں کہ ان سے مل کر لوگ اسلام سے قریب ہوں، نہ کہ بدظن۔ مدارس کو بھی اپنی محدودات سے باہر آنا ہوگا۔ اب ضرورت صرف حفظ اور عربی تعلیم کی نہیں، بلکہ ایسی مربوط تربیت کی ہے جس سے ایک طالب علم معاشرے میں مضبوط کردار ادا کر سکے۔ ہمیں ایسے ماڈل مدارس اور کالجز قائم کرنے ہوں گے جن میں اسلامی ماحول ہو، عصری تعلیم ہو، اور تربیت کا بھرپور انتظام ہو۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم والدین کی سطح پر بیداری مہم چلائیں۔ والدین کو معلوم ہو کہ ان کے بچوں کو کون سکھا رہا ہے، کیا سکھا رہا ہے، اور کس ماحول میں سکھا رہا ہے۔ جب والدین خود غافل ہوں، اور صرف بڑے کالج کے نام پر بچیوں کو ہر دروازے سے اندر بھیجنے لگیں تو پھر گمراہی کا راستہ خود ہم ہموار کر رہے ہوتے ہیں۔

آج وقت کی سب سے بڑی پکار یہی ہے کہ مسلمان بیدار ہوں۔ وہ صرف احتجاجی بیان نہ دیں بلکہ خود تعلیمی نظام کا متبادل پیش کریں۔ وہ صرف ارتداد کی مذمت نہ کریں بلکہ ایمان کے تحفظ کے لیے تعلیمی قلعے تعمیر کریں۔ یہ کام آسان نہیں، مگر ناگزیر ہے۔ اس کے لیے سرمایہ درکار ہے، وقت درکار ہے، اخلاص درکار ہے، مگر سب سے بڑھ کر یہ احساس درکار ہے کہ ہم جو کچھ آج کریں گے، وہی ہماری آئندہ نسلوں کا مقدر بنے گا۔ اگر ہم نے آج بچیوں کے لیے غیر مخلوط، باوقار، اور دینی و عصری تعلیم کا امتزاج رکھنے والے ادارے قائم نہ کیے تو ہمیں کل اُن بچیوں کے ہاتھوں رسوا ہونا پڑے گا جنہیں آج ہم بے فکری سے دنیا کے حوالہ کر رہے ہیں۔

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خود اٹھیں، خود سوچیں، اور خود اقدام کریں۔ اللہ تعالیٰ نے جن کے دل میں دین کا درد رکھا ہے، ان سے یہی گزارش ہے کہ کسی بڑے منصوبے کا انتظار نہ کریں، چھوٹے چھوٹے اداروں سے شروعات کریں۔ قدم بہ قدم چلتے رہیں، وقت خود فیصلہ کرے گا کہ ہم سچے تھے یا صرف الفاظ کے سوداگر۔ اگر ہم نے آج قدم نہ اٹھایا، تو ارتداد کی یہ لہر کل طوفان بن جائے گی، اور پھر بند باندھنے کا وقت نکل چکا ہوگا، تب ہمیں صرف پچھتاوے اور حسرت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

بانی و ناظم جامعۃ القراء، لکھنؤ
9559100786

زندگی کے سفر میں ایک نظر اپنی راہ پر

یہ سوالات محض رسمی نہیں بلکہ عہدِ حاضر کے اہم ترین سوالات ہیں۔ آج جب دنیا کا ہر فرد کسی نہ کسی اسکرین کے پیچھے چھپا ہوا ہے، جب شخصیتوں کی پہچان ظاہری نمائش اور ڈیجیٹل فالورز کے عدد سے ہو رہی ہے، جب 'کامیابی' کا مطلب صرف شہرت، دولت اور مقابلے کی دوڑ میں سبقت بن چکا ہے، تب انفرادی سطح پر خود احتسابی ہی وہ واحد چراغ ہے جو ہمیں اندھیرے سے نکال سکتا ہے۔ ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہمارے دن رات کن کاموں میں صرف ہو رہے ہیں؟ کیا ہماری صبح عبادت سے شروع ہوتی ہے یا موبائل کی اسکرولنگ سے؟ کیا رات کی تنہائیاں رب کی یاد سے بھری ہوتی ہیں یا کسی تقریب کی تھکن میں ختم ہو جاتی ہیں؟ کیا ہمارے دلوں میں سچ کی محبت باقی ہے یا ہم جھوٹ کو بھی چالاکی اور کامیابی کا نام دے کر قبول کر چکے ہیں؟ اگر ہم ان سوالات کا جواب خلوصِ دل سے دیں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ ہم کس قسم کے انسان بن رہے ہیں اور کس قسم کی دنیا بنا رہے ہیں۔ زندگی محض سانس لینے کا نام نہیں، یہ شعور کے ساتھ جینے کا نام ہے۔ اور شعور تبھی بیدار ہوتا ہے جب انسان رک کر اپنی سمت کا جائزہ لیتا ہے۔ آج کے اس شور میں جہاں ہر کوئی آگے نکلنے کی دوڑ میں ہے، وہاں تھوڑی دیر کے لیے رک جانا، خود سے سوال کرنا، اور اپنی روش پر غور کرنا، نہ صرف عقلمندی ہے بلکہ ایمان داری کا تقاضا بھی۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم کس طرزِ زندگی کی تائید کر رہے ہیں؟ کیا وہ طرز زندگی جس میں خود غرضی، مادہ پرستی، اور نمود و نمائش ہے؟ یا وہ طرز زندگی جس کی بنیاد اخلاص، خدمت اور روحانی سکون پر ہے؟ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ ایک فرد کی اصلاح صرف اسی کی ذات تک محدود نہیں رہتی، بلکہ وہ ایک خاندان، ایک معاشرہ اور بالآخر ایک تہذیب کو متاثر کرتی ہے۔

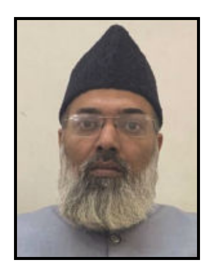

سید شاہ واصف حسن واعظی

دنیا ایک بے رحم رفتار سے چل رہی ہے۔ ہر طرف ایک ہنگامہ ہے، ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ کوئی مقام، کوئی شعبہ، کوئی میدان ایسا نہیں بچا جہاں لوگ سکون سے بیٹھ کر یہ سوچیں کہ وہ آخر جا کہاں رہے ہیں؟ وقت ایک سیلاب کی مانند ہے جو ہر چیز کو بہا کر لے جا رہا ہے۔ ہم میں سے اکثر لوگ اس سیلاب میں تنکے کی طرح بہتے جا رہے ہیں نہ سمت پر غور، نہ رفتار پر اختیار، نہ منزل کا تعین۔ ایسے میں پہلا سوال جو ہمیں خود سے پوچھنا چاہیے وہ یہ ہے: کیا ہم خود اپنے راستے کے انتخاب میں آزاد ہیں؟ یا ہم بھی اسی ریل کے ڈبے کی طرح ہیں جو ایک متعین پٹری پر، ایک مقررہ رفتار سے چل رہا ہے؟ بظاہر زندگی میں بہت کچھ ہو رہا ہوتا ہے، روزمرہ کی مصروفیات، سماجی تعلقات، پیشہ ورانہ تقاضے، تفریحی مشاغل لیکن کیا ہم نے کبھی یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ ان تمام سرگرمیوں کا مجموعی رخ کیا ہے؟

زندگی کی اس بھیڑ میں اگر ایک لمحے کے لیے رک کر ہم یہ سوال اٹھا لیں کہ ''میں کہاں جا رہا ہوں؟'' تو یہی سوال ہماری فکری بیداری کی ابتدا بن سکتا ہے۔ یہی لمحہ خود احتسابی کی پہلی سیڑھی ہے، جہاں انسان محض مفعول نہیں بلکہ فاعل بننے کی جانب بڑھتا ہے۔ ہم سب درحقیقت اپنی زندگی کے ذریعہ ایک پیغام دے رہے ہوتے ہیں۔ ہم بولیں یا نہ بولیں، ہمارا طرزِ زندگی، ہمارے فیصلے، ہمارے معمولات اور ترجیحات دوسروں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ہم میں سے ہر فرد ایک چلتا پھرتا پیغام رساں ہے جو اپنی موجودگی سے دوسروں کو کسی نہ کسی سمت کی طرف مائل کر رہا ہوتا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ ہمارا طرزِ عمل کن اقدار کو فروغ دے رہا ہے؟

کیا ہم خدمت کو اہمیت دیتے ہیں یا حصولِ خدمت کو؟ کیا ہمیں سکون اس وقت ملتا ہے جب ہم دوسروں کے لیے کچھ کریں یا اس وقت جب لوگ ہمارے لیے کچھ کریں؟ کیا ہمیں صبح کی روشنی مسجد کی پرسکون فضا میں لبھاتی ہے یا تفریحی مقامات پر جاگنگ کی لذت زیادہ عزیز ہے؟ کیا ہماری راحت خانقاہ کی خاموشی میں ہے یا بازار کی چمک دمک میں؟

یہ سوالات محض رسمی نہیں بلکہ عہدِ حاضر کے اہم ترین سوالات ہیں۔ آج جب دنیا کا ہر فرد کسی نہ کسی اسکرین کے پیچھے چھپا ہوا ہے، جب شخصیتوں کی پہچان ظاہری نمائش اور ڈیجیٹل فالورز کے عدد سے ہو رہی ہے، جب 'کامیابی' کا مطلب صرف شہرت، دولت اور مقابلے کی دوڑ میں سبقت بن چکا ہے، تب انفرادی سطح پر خود احتسابی ہی وہ واحد چراغ ہے جو ہمیں اندھیرے سے نکال سکتا ہے۔ ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہمارے دن رات کن کاموں میں صرف ہو رہے ہیں؟ کیا ہماری صبح عبادت سے شروع ہوتی ہے یا موبائل کی اسکرولنگ سے؟ کیا رات کی تنہائیاں رب کی یاد سے بھری ہوتی ہیں یا کسی تقریب کی تھکن میں ختم ہو جاتی ہیں؟ کیا ہمارے دلوں میں سچ کی محبت باقی ہے یا ہم جھوٹ کو بھی چالاکی اور کامیابی کا نام دے کر قبول کر چکے ہیں؟ اگر ہم ان سوالات کا جواب خلوصِ دل سے دیں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ ہم کس قسم کے انسان بن رہے ہیں اور کس قسم کی دنیا بنا رہے ہیں۔ زندگی محض سانس لینے کا نام نہیں، یہ شعور کے ساتھ جینے کا نام ہے۔ اور شعور تبھی بیدار ہوتا ہے جب انسان رک کر اپنی سمت کا جائزہ لیتا ہے۔ آج کے اس شور میں جہاں ہر کوئی آگے نکلنے کی دوڑ میں ہے، وہاں تھوڑی دیر کے لیے رک جانا، خود سے سوال کرنا، اور اپنی روش پر غور کرنا، نہ صرف عقلمندی ہے بلکہ ایمان داری کا تقاضا بھی۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم کس طرزِ زندگی کی تائید کر رہے ہیں؟ کیا وہ طرز زندگی جس میں خود غرضی، مادہ پرستی، اور نمود و نمائش ہے؟ یا وہ طرز زندگی جس کی بنیاد اخلاص، خدمت اور روحانی سکون پر ہے؟ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ ایک فرد کی اصلاح صرف اسی کی ذات تک محدود نہیں رہتی، بلکہ وہ ایک خاندان، ایک معاشرہ اور بالآخر ایک تہذیب کو متاثر کرتی ہے۔

اسی لیے خود احتسابی، خود شناسی اور اپنے عمل پر غور کرنا محض ایک اخلاقی مشورہ نہیں، بلکہ ایک تہذیبی ضرورت ہے۔ رات کے پچھلے پہر جب دنیا سو رہی ہوتی ہے، وہ لمحات انسان کے لیے روحانی بلندی کے لمحات ہوتے ہیں۔ وہ تنہائی جو خدا کے ساتھ گفتگو میں بدل جائے، وہ سکوت جو دل کو جھنجھوڑ کر رکھ دے، وہی لمحات ہیں جہاں انسان کا اصل امتحان ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنے دنوں اور راتوں کو ایسے لمحات سے محروم کر چکے ہیں تو شاید ہمیں ازسرنو اپنی ترجیحات طے کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ہم کس قسم کی گفتگو کے عادی ہو چکے ہیں۔ کیا ہم اپنی تعریف سن کر خوش ہوتے ہیں؟ اور دوسروں کی پیٹھ پیچھے ان کی برائی میں دل لگاتے ہیں؟ یا ہم وہ لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ ہماری اصلاح ہمارے سامنے ہو اور دوسروں کی خوبیوں کا ذکر ان کی غیر موجودگی میں کیا جائے؟ یہی فرق بتاتا ہے کہ ہم سچائی، دیانت، اور انصاف کے حامی ہیں یا ریاکاری، موقع پرستی اور خودستائشی کے؟ آج دنیا کو اچھے مقرر، اچھے دانشور اور کامیاب تاجروں کی کمی نہیں، لیکن کمی ہے تو ان افراد کی جو اپنی ذات میں سچائی، اخلاص اور روحانیت کا نمونہ ہوں۔ ایسے افراد جو دین کو صرف عبادات کا مجموعہ نہیں سمجھتے، بلکہ ایک مکمل طرز زندگی کے طور پر اپناتے ہیں۔

زندگی میں اصل کامیابی وہ ہے جو وقتی نہیں، بلکہ دائمی ہو۔ جو نہ صرف دنیا میں سکون دے، بلکہ آخرت میں سرخرو کرے۔ جس کی بنیاد مخلص ارادوں پر ہو، نہ کہ وقتی جذبات یا وقتی فائدے پر۔ زندگی کا رخ اگر درست ہو تو ہر قدم ہمیں منزل کے قریب لے جاتا ہے، چاہے وہ چھوٹا ہو یا سست۔ لیکن اگر رخ ہی غلط ہو تو جتنا تیز سفر ہوگا، اتنی ہی جلدی ہم منزل سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔ اسی لیے اہل دل، اہل علم اور اہل فکر ہمیشہ یہی نصیحت کرتے آئے ہیں کہ زندگی کی سب سے اہم ترجیح یہ ہو کہ اس کا رخ صحیح سمت میں ہو۔ کیونکہ رخ کا تعین ہی دراصل ہماری منزل کا تعین کرتا ہے۔ اس پرآشوب دور میں جہاں سچ کمزور ہو چکا ہے اور جھوٹ طاقتور، جہاں کردار کی جگہ نمود نے لے لی ہے، جہاں دین کا مفہوم صرف ظاہری عبادات تک محدود کر دیا گیا ہے، وہاں لازم ہے کہ ہم ازسرنو زندگی کو دین کے آئینے میں دیکھیں۔ ہمیں خود سے یہ پوچھنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی زندگی کے ذریعے کس تہذیب کو طاقت دے رہے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نادانستہ طور پر ایک ایسے نظام کا حصہ بن چکے ہیں جو ہمیں کھوکھلا، بے روح اور بے مقصد بناتا جا رہا ہے؟

اگر جواب ہاں میں ہے تو محض سوچنے سے کچھ نہ ہوگا، ہمیں عمل بھی کرنا ہوگا۔ کیونکہ سوچ کے بغیر عمل اندھا ہوتا ہے، اور عمل کے بغیر سوچ بے جان۔ پس آئیے! ہم رکیں، غور کریں، اور اپنے راستے کا ازسرنو تعین کریں۔ تاکہ زندگی ایک بامقصد سفر بن جائے، ایسا سفر جو ہمیں اپنے رب کے قریب لے جائے، اور انسانوں کے لیے باعثِ راحت و سکون بنے۔

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ وارثیہ حسنیہ، لکھنؤ
9235555776

خوف کی فضا میں جمہوریت کا دم گھٹتا ہوا منظرنامہ

آج ہم پر لازم ہے کہ ہم آئین، قانون، انصاف، اور جمہوری اقدار کی حفاظت کے لیے متحد ہوں۔ جھوٹے مقدمات واپس لیے جائیں، متاثرین کی عزت بحال ہو، تعلیمی اداروں اور میڈیا کو آزاد فضا فراہم کی جائے، اور عوامی فورمز پر کھلی گفتگو کی اجازت ہو۔ حکومت کا کام محض نظم و نسق قائم رکھنا نہیں بلکہ سماجی انصاف، مساوات اور شہری وقار کا تحفظ بھی ہے۔ میں عالمی برادری، انسانی حقوق کی تنظیموں، اور اقوام متحدہ سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ فلسطین کے مسئلے پر فوری اور فیصلہ کن قدم اٹھائیں۔

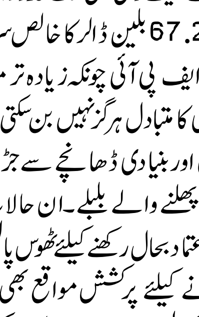

عرفان قادری

جمہوریت محض ایک سیاسی نظام کا نام نہیں، بلکہ ایک زندہ اور متحرک معاشرے کی علامت ہے ایسا معاشرہ جو انصاف، مساوات، آزادیِ رائے، مذہبی رواداری اور آئینی تحفظات جیسے اصولوں پر قائم ہوتا ہے۔ یہ صرف اداروں یا انتخابات کا ڈھانچہ نہیں بلکہ شہری شعور، ضمیر کی آزادی اور اختلافِ رائے کے احترام کا نام ہے۔ جب انہی بنیادی قدروں کو محدود یا مسدود کیا جانے لگے، تو خطرے کی گھنٹی بج اٹھتی ہے۔ آج ہمارا ملک ایک ایسے ہی نازک دوراہے پر کھڑا ہے جہاں ہر طرف انجانے خوف کی کیفیت ہے۔ جو شخص سچ بولنے کی جرأت کرتا ہے، یا جو ظلم پر سوال اٹھاتا ہے، اسے فوراً 'غدار'، 'دشمن' یا 'سماج کا فتنہ' قرار دیا جاتا ہے۔ ایسی فضا میں محض چند افراد نہیں، بلکہ پورا معاشرہ اخلاقی و فکری گھٹن کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہم نے اس لمحے میں خاموشی اختیار کی، تو یہ خاموشی آئندہ نسلوں کے لیے ایک شرمناک وراثت میں تبدیل ہو جائے گی۔ غزہ کی صورت حال اس عالمی ضمیر کے امتحان کی زندہ مثال ہے۔ یہ محض فلسطینی سرزمین پر ایک عسکری تنازع نہیں، بلکہ پوری انسانیت کی سچائی، رحم دلی اور انصاف پسندی کی آزمائش ہے۔ چودہ ہزار سے زائد معصوم بچے، جو اسکول، کھیل اور خوابوں کے مستحق تھے، آج ملبے، آتش و خون اور بیماریوں کے درمیان جینے کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ اسرائیلی جارحیت نے صرف غزہ کے جسم کو ہی نہیں، انسانیت کی روح کو بھی لہولہان کر دیا ہے۔ مغربی دنیا، جو انسانی حقوق کے علمبردار ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، آج اس ظلم پر مجرمانہ خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارا ملک، جو کبھی عالمی سطح پر اخلاقی قیادت کی علامت تھا، اب سفارتی مصلحتوں کی زنجیروں میں جکڑا نظر آتا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہندوستان نے اقوام متحدہ میں فلسطین کے حق میں ہمیشہ آواز بلند کی ہے، اور تاریخی طور پر مظلوموں کا ساتھ دینے والے ملک کی شناخت قائم رکھی ہے۔ آج وہی ملک اگر خاموش ہے، تو یہ صرف ایک سیاسی پالیسی نہیں بلکہ ایک اخلاقی پسپائی ہے۔ خاموشی کسی ایک حکومت یا فرد کی نہیں، بلکہ جمہوریت کی روح کے ساتھ اجتماعی خیانت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ بطور قوم، بطور شہری، اور بطور انسان، ہم اسرائیلی جارحیت کے خلاف آواز بلند کریں اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ اقوام متحدہ، او آئی سی، اور دیگر عالمی اداروں میں ہندوستان ایک واضح اور غیر مبہم موقف اختیار کرے۔ یہ مطالبہ صرف سفارتی یا سیاسی نہیں، بلکہ ہمارے ضمیر اور تاریخ کا تقاضا ہے۔

ملک کے داخلی حالات بھی کسی المیے سے کم نہیں۔ پہلگام کے واقعے کے بعد صحافیوں، ادیبوں اور اساتذہ کے خلاف بے بنیاد مقدمات اسی گھٹن زدہ فضا کی عکاسی کرتے ہیں۔ آئین کا آرٹیکل 19(1)(a)، جو ہر شہری کو آزادی اظہار کی ضمانت دیتا ہے، اب محض ایک کاغذی تحریر بن کر رہ گیا ہے۔ جو شخص اختلاف کرے، سوال کرے یا سچ بولے، وہ ریاستی شکنجے میں آ جاتا ہے۔ علی گڑھ میں اقلیتوں کے تین نوجوانوں کو گائے کے نام پر تشدد کا نشانہ بنانا اسی پست روی کی آخری کڑی محسوس ہوتی ہے۔ اس منظرنامے میں میڈیا، جو جمہوریت کا چوتھا ستون سمجھا جاتا ہے، بدقسمتی سے طاقت کے ایوانوں کا ترجمان بنتا جا رہا ہے۔ بحث و مباحثہ، تحقیق و تنقید اور غیر جانب دارانہ رپورٹنگ کی جگہ اب پروپیگنڈہ، سنسنی اور یک طرفہ بیانیہ نے لے لی ہے۔ جو میڈیا عوام کی آواز بنتا تھا، وہ سرکار کا ماؤتھ پیس بن چکا ہے۔ یہ تبدیلی نہ صرف افسوسناک ہے، بلکہ جمہوریت کے لیے ایک گہرا خطرہ ہے۔ ایسے حالات میں خاموشی اختیار کرنا محض کمزوری نہیں بلکہ ایک اجتماعی جرم ہے۔ میرا قلم میری زبان ہے، اور میری زبان ان لاکھوں بے زبانوں کی نمائندہ ہے جو ڈر، خوف یا مصلحت کے تحت خاموش ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہر وہ فرد، جسے اپنے ضمیر کی صداقت پر یقین ہے، اسے آج سچ بولنا اور سچ کا ساتھ دینا چاہیے۔ سچ بولنا آج شاید سب سے بڑا انقلابی عمل ہے۔ میں اُن تمام لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوں جنہوں نے حق گوئی کے لیے اپنی شناخت، ملازمت، سماجی وقار، اور بعض اوقات زندگی تک کو خطرے میں ڈال دیا۔ وہ چاہے کسی یونیورسٹی کے استاد ہوں، کسی گاؤں کے کارکن، کسی اخبار کے نڈر رپورٹر یا کسی انجانی سماجی تحریک کے کارپردازان سب کی لڑائی ہماری اجتماعی بقا کی لڑائی ہے۔ تاریخ کا دھارا ہمیشہ عوامی شعور اور اجتماعی بیداری سے بدلا ہے، نہ کہ حکمرانوں کے فرمانوں سے۔ ایمرجنسی کے خلاف عوامی مزاحمت، جے پرکاش نارائن کی قیادت میں چلنے والی تحریک، اور انا ہزارے کی بدعنوانی مخالف مہمات اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں کہ جب عوام بیدار ہوتے ہیں تو تخت و تاج لرزنے لگتے ہیں۔

آج ہم پر لازم ہے کہ ہم آئین، قانون، انصاف، اور جمہوری اقدار کی حفاظت کے لیے متحد ہوں۔ جھوٹے مقدمات واپس لیے جائیں، متاثرین کی عزت بحال ہو، تعلیمی اداروں اور میڈیا کو آزاد فضا فراہم کی جائے، اور عوامی فورمز پر کھلی گفتگو کی اجازت ہو۔ حکومت کا کام محض نظم و نسق قائم رکھنا نہیں بلکہ سماجی انصاف، مساوات اور شہری وقار کا تحفظ بھی ہے۔ میں عالمی برادری، انسانی حقوق کی تنظیموں، اور اقوام متحدہ سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ فلسطین کے مسئلے پر فوری اور فیصلہ کن قدم اٹھائیں۔ انسانی جان، چاہے وہ کسی بھی مذہب، رنگ یا قوم کی ہو، ایک غیر متنازع اور برتر قدر ہے۔ اگر ہم اس بنیادی حقیقت کو فراموش کر بیٹھے، تو انسانیت کی عمارت زمین بوس ہو جائے گی۔ آخر میں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جمہوریت صرف ووٹ ڈالنے کا عمل نہیں، بلکہ ایک مسلسل مکالمہ ہے جو طاقت اور عوام کے درمیان قائم رہتا ہے۔ جب اس مکالمے کو خوف، دھونس اور پابندیوں سے دبا دیا جائے، تو جمہوریت ایک کھوکھلے خول میں بدل جاتی ہے۔ نوجوان نسل سے میری خصوصی گزارش ہے کہ وہ خود کو محض سوشل میڈیا کی جذباتی پوسٹوں تک محدود نہ رکھے، بلکہ مطالعہ، مکالمہ، احتجاج، اور عملی شراکت کے ذریعے جمہوری فضا کی بحالی میں کردار ادا کرے۔ اگر آج ہم نے سوال نہ اٹھائے، تو کل ہمیں جواب دینے کا حق بھی نہیں ملے گا۔ وقت آ چکا ہے کہ ہم خود سے سوال کریں: کیا ہم ایک خاموش، سہما ہوا سماج بننے کو تیار ہیں؟ کیا سچ بولنا واقعی جرم بن چکا ہے؟ کیا یہ وہی ہندوستان ہے جس کا خواب گاندھی، آزاد اور امبیڈکر نے دیکھا تھا؟ اگر نہیں، تو پھر ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہم کس طرف کھڑے ہیں ظالم کے ساتھ یا مظلوم کے ساتھ؟ آج، جب ظلم کو نظام کا حصہ بنایا جا رہا ہے، تو خاموشی صرف کمزوری نہیں، بلکہ جرم ہے۔ یہ وقت ہے قلم اٹھانے کا، سوال پوچھنے کا، اور تاریخ کا دھارا بدلنے کا۔

جنرل سکریٹری، مسلم مجلس، اتر پردیش
9455142981

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ''کھانے والا شکر گزار صبر کرنے والے روزے دار کے درجے میں ہے۔''

Sunan Ibn e Majah 1764

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

معیشت کا تضاد

گزشتہ ہفتہ ہندوستانی معیشت کے افق پر بیک وقت دو متضاد خبریں طلوع ہوئی ہیں، جو قومی ترقی کے بیانئے میں ایک عجیب قسم کی دوئی کو جنم دیتی ہیں۔ ایک طرف تو یہ اعلان خوش کن ہے کہ ہندوستان نے جاپان کو پیچھے چھوڑتے ہوئے دنیا کی چوتھی سب سے بڑی معیشت کا تاج اپنے سر پر سجالیا ہے۔ چار ٹریلین ڈالر کی اقتصادی وسعت اور مستقبل قریب میں پانچ ٹریلین ڈالر کی منزل کے امکانات، ہر شہری کیلئے ایک فخر کا مقام ہو سکتے ہیں۔ مگر دوسری طرف، اس ترقی کی چمک کے پیچھے ایک ایسی تشویش ناک تاریکی بھی ہے جسے نظرانداز کرنا قومی خود فریبی کے مترادف ہوگا۔

ریزرو بینک کے تازہ ترین اعداد و شمار ہمیں بتاتے ہیں کہ مالی سال 2025 میں خالص غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری (FDI) میں حیرت انگیز طور پر 96 فیصد کی کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ ایک معمولی اعداد و شمار کا اتار چڑھاؤ نہیں بلکہ معیشت کے پرخطر رخ کی نشان دہی ہے۔ 2024 میں جہاں خالص ایف ڈی آئی 10.13 بلین ڈالر تھی وہیں 2025 میں یہ محض 350 ملین ڈالر پر سمٹ گئی ہے۔ اتنی شدید گراوٹ محض کسی عارضی عالمی جھٹکے کا نتیجہ نہیں ہوسکتی بلکہ اس کے اسباب اندرون خانہ بھی تلاش کرنے ہوں گے۔ سرمایہ نکالنے کا فیصلہ محض کاروباری حکمت عملی نہیں بلکہ یہ اعتماد کے فقدان کا اشاریہ ہے ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ آخر وہ کون سے عوامل ہیں کہ جنہوں نے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ہندوستانی منڈی میں اپنا اعتماد متزلزل کرنے پر مجبور کیا؟ کیا یہ محض منافع خوری کی ذہنیت ہے یا پھر ہمارے مالیاتی، قانونی اور پالیسی ڈھانچے میں کوئی ایسی خامی ہے جس نے انہیں اس فیصلے پر آمادہ کیا؟ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اس سال ہندوستانی کمپنیوں کی جانب سے بیرون ملک سرمایہ کاری میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ آؤٹ ورڈ ایف ڈی آئی 16.68 بلین ڈالر سے بڑھ کر 29.20 بلین ڈالر تک جا پہنچی ہے جو کہ تقریباً 75 فیصد کا اضافہ ہے۔ یقیناً یہ ہندوستانی صنعتکاروں کی عالمی سطح پر وسعت کی جستجو کا مظہر ہے مگر اس جستجو کے نتیجے میں اگر ملکی سرمایہ ملک سے باہر چلا جائے اور داخلی ترقی کی رفتار سست پڑ جائے تو یہ صورتحال باعث افتخار کے بجائے قابل تشویش بن جاتی ہے۔ حکومت نے جب گھریلو کمپنیوں کو کارپوریٹ ٹیکس میں چھوٹ دی تھی تو مقصد یہی تھا کہ وہ منافع کو ملک میں ہی لگائیں اور روزگار کے نئے مواقع پیدا کریں مگر اس توقع کو حقیقت بنتے دیکھنا ہنوز ایک خواب ہی رہا۔ آج ایف ڈی آئی کے میدان میں چند مخصوص ریاستیں مہاراشٹر، گجرات، تمل ناڈو، کرناٹک وغیرہ سرفہرست ہیں جبکہ مغربی بنگال، بہار اور اڈیشہ جیسی ریاستیں سرمایہ کاری کے معاملے میں مسلسل پسماندہ ہیں۔ یہ علاقائی غیر برابری بھی ایک ایسے سوالیہ نشان کی شکل میں ابھرتی ہے جس کا جواب محض وفاقی نظام کے نام پر ٹال دینا مناسب نہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ غیر ملکی سرمایہ صرف ایف ڈی آئی تک محدود نہیں۔ فارن پورٹ فولیو انویسٹمنٹ (FPI) کی مد میں اس سال 2.67 بلین ڈالر کا خالص سرمایہ آیا ہے جو خالص ایف ڈی آئی سے چھ گنا زیادہ ہے۔ لیکن ایف پی آئی چونکہ زیادہ تر منافع خوری پر مبنی ہوتی ہے اس لئے یہ مستحکم اور دیرپا سرمایہ کاری کا متبادل ہرگز نہیں بن سکتی۔ معیشت کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے ہمیں طویل مدتی، صنعتی اور بنیادی ڈھانچے سے جڑی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے، نہ کہ محض شیئر بازار کی تیزی سے پھلنے والے بلبلے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ حکومت نہ صرف غیر ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال رکھنے کیلئے ٹھوس پالیسی اقدامات کرے بلکہ گھریلو کمپنیوں کو ملک کے اندر سرمایہ لگانے کیلئے پرکشش مواقع بھی فراہم کرے۔ جس طرح امریکہ جیسی معیشت اپنے صنعتکاروں کو وطن میں پیداوار پر آمادہ کرتی ہے ویسی ہی فہم و فراست ہندوستانی پالیسی سازوں کو بھی دکھانا ہوگا۔ ورنہ ترقی کے اعداد و شمار کا پہاڑ کھڑا ہونے کے باوجود عام آدمی کی زمین پر بے روزگاری، مہنگائی اور عدم تحفظ کی دلدل باقی رہے گی۔ کیوں کہ کسی ملک کی معیشت کے استحکام، پھیلاؤ اور توانائی کا اندازہ اس سے نہیں لگایا جاسکتا کہ اس کی معیشت کا حجم کیا ہے بلکہ کسی معاشرے کے معاشی استحکام کی محک یہ ہے کہ وہاں فی کس آمدنی کی اوسط کیا ہے۔ جاپان کو پیچھے چھوڑتے ہوئے دنیا کی چوتھی معیشت کا تاج اپنے سر پر سجالینے کے باوجود قارورہ کچھ اور ہی بتاتا ہے۔ مسلمہ اور مصدقہ رپورٹ ہے کہ فی کس آمدنی کے معاملے میں ہندستان دنیا کے 194 ممالک کی فہرست میں 143 ویں نمبر پر ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم صرف معاشی ترقی کے اعداد و شمار پر نہ اترائیں بلکہ اس کے معیار، استحکام اور انصاف پر بھی توجہ دیں۔ بصورت دیگر معیشت کی رفتار جتنی بھی تیز ہو منزل کا پتہ کھو جانے کا خطرہ ہمیشہ قائم رہے گا۔

لکھنؤ میں 30 ٹن لوہے کی سریوں کی چوری کا پردہ فاش

ٹرک ڈرائیور گرفتار، سامان جھارکھنڈ میں چھپا رکھا تھا

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں پولیس نے صنعتی دھوکہ دہی اور چوری کے ایک بڑے معاملے کا پردہ فاش کیا ہے اور ایک شیطانی ٹرک ڈرائیور کو گرفتار کیا ہے۔ ملزم نے ٹرک کو جو مغربی بنگال کے درگا پور سے لکھنؤ جا رہا تھا راستے میں غائب کر دیا تھا۔ ملزمان لاکھوں روپے مالیت کی ٹی ایم ٹی راڈ فروخت کر کے فرار ہو گئے تھے۔ فی الحال، پولیس نے چوری شدہ لوہے کی سلاخوں کے 89 بنڈل اور واردات میں استعمال ہونے والا ٹرک برآمد کیا ہے۔ یہ کارروائی سوشانت گالف سٹی پولیس اسٹیشن کی پولیس کی ایک مشترکہ ٹیم اور ڈپٹی کمشنر آف پولیس (جنوبی) کے سرویلنس سیل نے کی۔

دراصل، اس معاملے میں، لکھنؤ کے جانکی پورم کے رہنے والے اجے کنسل نے 26 مئی کو سوشانت گالف سٹی پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی تھی۔ اس شکایت میں کہا گیا تھا کہ 14 مئی کو نیپچون

سے ایک ٹرک میں 30.260 ٹن ٹی ایم ٹی راڈ لادکر اسپت پورم پرائیویٹ بنگال لیجا گیا تھا۔ ری سائیکلنگ پرائیویٹ لمیٹڈ لکھنؤ کے بکاس علاقے میں واقع ہے۔ کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ اس کی قیمت 15 لاکھ 37 ہزار 639 روپے بتائی گئی تاہم یہ ٹرک مقررہ منزل پر نہیں پہنچا اور نہ ہی ڈرائیور سے کوئی رابطہ ہوا ہے۔ ٹرک ڈرائیور کا نمبر بند جا رہا ہے۔ اس معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے سوشانت گالف سٹی پولیس اسٹیشن اور سرویلنس سیل کی مشترکہ ٹیم تشکیل دی گئی۔ تکنیکی تجزیہ اور دستی معلومات کی بنیاد پر، پولس ٹیم نے بہار کے رہنے والے ملزم شمشیر رام کو 5 جون کو جھارکھنڈ کے گوڈا ضلع میں بھاگلپور-ڈمکا روڈ پر تلاٹنڈ سرحد سے گرفتار کیا۔ پوچھ گچھ کے دوران شمشیر رام نے بتایا کہ اس نے اپنے اصلی ٹرک (WB39Λ9875) پر جعلی نمبر پلیٹ (BR11GΛ2250) لگائی تھی۔ اس نے اپنے بھائی نتیش رام کی جعلی شناخت کا استعمال کرتے ہوئے جعلی ڈرائیونگ لائسنس حاصل کیا تھا، جو دھننجے اوجھا کے نام سے پیش کیا گیا تھا۔

ملزمان نے 35000 روپے میں مال کی بکنگ کی اور لوہے کی سلاخیں ٹرک میں لوڈ کرنے کے بعد روانہ ہو گئے۔ دوران تفتیش انکشاف ہوا کہ ٹرک میں لوڈ کرنے کے بعد ملزم اور اس کے ساتھی موبائل فون بند کر کے فرار ہو گئے تھے۔ اس نے راستے میں ٹرک کا کچھ سامان بیچ دیا تھا۔ جبکہ باقی لوہے کی سلاخوں کو جھارکھنڈ کے گوڈا ضلع میں جھاڑیوں میں چھپایا گیا تھا۔ ملزم نے ٹرک کو مونگیر (بہار) میں ماں درگا لائن ہوٹل کی پارکنگ میں کھڑا کیا اور اپنے گاؤں واپس چلا گیا۔ فی الحال شمشیر کی دی گئی اطلاع پر پولیس ٹیم نے ٹرک اور لوہے کی سلاخوں کے 89 بنڈل برآمد کر لیے ہیں۔ اس کے ساتھ ٹرک سے جعلی نمبر پلیٹس اور دستاویزات بھی ملے ہیں۔ اس معاملے میں شمشیر رام کے بھائی نتیش رام اور ان کے بہنوئی کی تلاش جاری ہے، جو اس دھوکہ دہی میں سرگرم تھے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ پورا گینگ نقل و حمل کے ذریعے سامان چوری کرنے اور جعلی دستاویزات سے فراڈ کرنے میں ماہر ہے۔ اس دوران ڈی سی پی ساؤتھ نے کہا کہ یہ بہت ہوشیاری سے کی گئی دھوکہ دہی تھی۔ ملزمان نے نہ صرف جعلی دستاویزات تیار کیں بلکہ ٹرک کا نمبر اور شناخت بھی تبدیل کی۔ اس نے بتایا کہ تاجر بنگال سے سامان منگواتا ہے۔ مقامی ٹرانسپورٹر کے ذریعے ٹرک ڈرائیور سے رابطہ کریں۔ اس بار بھی تاجر نے مقامی ٹرانسپورٹر کے ذریعے ٹرک ڈرائیور سے رابطہ کیا تھا تاہم ٹرک ڈرائیور نے اپنی جعلی شناختی کارڈ استعمال کر کے سامان لوڈ کیا تھا۔ ٹرک کی نمبر پلیٹ بھی جعلی تھی۔ وہاں سے سامان لوڈ کرنے کے بعد اس نے اپنا سامان بہار کے مختلف مقامات پر فروخت کیا۔ جلد مفرور ملزمان کو بھی پکڑ لیا جائے گا۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف بی این ایس کی دفعہ 316(2)، 317(2)، 318(4)، 336(3)، 338، 340(2) اور 347(1) کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔

بی جے پی حکومت نے کسانوں کے ساتھ دھوکہ کیا ہے

کاشتکاری کی لاگت بڑھ رہی ہے، کھاد، بیج، پانی، کیڑے مار ادویات، سب کچھ مہنگا ہو گیا ہے: اکھلیش

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت نے کسانوں کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ کاشتکاری کی لاگت بڑھ رہی ہے۔ کھاد، بیج، پانی، کیڑے مار ادویات، سب کچھ مہنگا ہو گیا ہے۔ بی جے پی حکومت دھوکہ دینے میں سب سے بہتر ہے۔ کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کا وعدہ بھی پورا نہیں ہوا۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ اس حکومت کے تحت کسانوں کو کھیتی کے لیے بجلی نہیں مل رہی ہے۔ کسانوں کو مکئی اور دیگر فصلوں کے لیے پانی نہیں مل رہا۔ پھولوں کی کاشت بھی سوکھ رہی ہے۔ بی جے پی حکومت ہر محاذ پر ناکام ہو چکی ہے۔ کھیتی کی حالت دن بہ دن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ سے لے کر وزراء اور بی جے پی لیڈروں تک سبھی کسانوں اور نوجوانوں کو الجھانے اور گمراہ کرنے کے لیے نت نئے بہانے بنانے میں

مصروف ہیں۔

جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں کسانوں کی فصل نہیں خریدی جا رہی ہے۔ فصلوں کی خریداری میں بی جے پی والوں نے بڑی کرپشن کی ہے۔ دھان اور گندم کی خریداری میں سرکاری رقم تقسیم کی گئی۔ بڑی کرپشن ہوئی ہے۔ بی جے پی حکومت کے تحت اسکیموں میں بہت زیادہ کرپشن اور لوٹ مار ہوئی ہے۔

شری اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں فصلوں کی لوٹ مار ہے۔ اس حکومت نے سماج وادی حکومت کے دوران بنی منڈیوں کا کام روک دیا ہے۔ حکومت دلالوں اور صنعت کاروں کے لیے فصلیں خرید رہی ہے۔ سرکاری خریداری نہیں ہو رہی۔ بی جے پی حکومت کا ایجنڈا صنعت کاروں کو فائدہ پہنچانا ہے۔ انہیں کسانوں کی کوئی فکر نہیں ہے۔

جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ اس حکومت میں کسانوں پر بحران مسلسل بڑھ رہا ہے۔ پوری حکومت مکئی اور دیگر فصلوں کے بارے میں صرف شور مچا رہی ہے۔ زمین پر کوئی کام نہیں ہوا۔ ریاست میں بجلی کا بحران ہے۔ مکئی کے کسانوں کو پانی کے لیے بجلی نہیں مل رہی ہے۔ پانی کی کمی کے باعث فصلیں سوکھ رہی ہیں۔ ایک طرف کسانوں کی فصلیں سوکھ رہی ہیں۔ دوسری جانب آوارہ اور جنگلی جانور کسانوں کی فصلوں کو روند رہے ہیں۔

شری اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت صرف شیخی بگھارنے میں مصروف ہے۔ پچھلے دس سالوں میں بی جے پی حکومت کسانوں سے جھوٹ کے بعد جھوٹ بول رہی ہے۔ عوام سب کچھ سمجھ چکی ہے۔ 2027 میں کسان، نوجوان، سب مل کر بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانے کے لیے پرعزم ہیں۔

جامع مسجد ندوۃ العلماء میں عید الاضحی کی نماز تزک و احتشام سے ادا کی گئی

لکھنؤ (ایجنسی): دار العلوم ندوۃ العلماء کی جامع مسجد میں عید الاضحیٰ کی نماز پورے تزک و احتشام سے ادا کی گئی، شہر کی ایک تعداد نے امام و خطیب مسجد ندوۃ العلماء مولانا ڈاکٹر محمد فرمان ندوی کی امامت میں ساڑھے سات بجے عید الاضحیٰ کی دوگانہ نماز ادا کی، نماز سے پہلے مجمع سے خطاب کرتے ہوئے دار العلوم ندوۃ العلماء کے استاذ حدیث و عمید کلیۃ الدعوۃ والاعلام مولانا محمد خالد ندوی غازیپوری نے کہا:

تاریخ انسانیت کی سب سے پہلی قربانی حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں نے پیش کی، ایک نے جانور کی قربانی پیش کی، اور دوسرے نے پیداوار کی قربانی پیش کی، لیکن تاریخ کی اہم ترین قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل کی قربانی کی شکل میں پیش کی، تو اللہ کو یہ ادا ایسی پسند آئی کہ اس کو رہتی دنیا تک کے لئے یادگار بنا دیا، پوری دنیا میں جانوروں کی شکل میں جو قربانیاں پیش کی جاتی ہیں، وہ اسی کی یادگار ہیں، لیکن جانوروں کی قربانی ایک رمز ہے نفسانیت اور برے خیالات کی قربانی کی۔

مولانا نے مزید کہا: ہر قوم میں قربانی کا تصور پایا جاتا رہا ہے، اور قربانی جانوروں کی شکل میں یہ قربانی پیش کی جاتی رہی، مسلمانوں کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، اور صحابہ کرام نے پوچھا کہ اس پر ہمیں کیا ملے گا: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے بدلہ ایک نیکی، اور یہ جانور اتنا مقبول ہے کہ اس کے بالوں اور کھروں اور بالوں کو بھی قبول کر لیا ہے۔

امام و خطیب مسجد ندوۃ العلماء مولانا محمد فرمان ندوی نے اپنے عربی خطبہ میں سب سے پہلے حاضرین کو عید الاضحیٰ کی مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مقاصد کو قرآن کریم کی روشنی میں بیان کیا کہ اللہ کی کبریائی کا اظہار اور اس کی نعمتوں پر شکر و اعتراف ہے، سورہ بقرہ اور سورہ حج کی آیتوں میں اس کی وضاحت ہے، یہ قربانی حضرت ابراہیم کی یادگار ہے، وہ ابراہیم جن کے نام سے ایک پوری سورت قرآن میں موجود ہے، جن کی نو صفات کے جامع تذکرہ سے سورۂ نحل کا آخر مزین ہے، وہ اپنی ذات میں انجمن، مطیع و فرمانبردار، اللہ کے لئے یکسو رہنے والے، توحید پرست، شکر گذار، دنیاوی نعمتوں سے مالامال، آخرت میں سرخرو، اللہ کی طرف سے منتخب، اور صراط مستقیم پر قائم تھے، وہ عراق کے رہنے والے تھے، انہوں نے دین کی خاطر شام کی ہجرت کی، انہوں نے تین قربانیاں پیش کی: توحید پر استقامت کی وجہ سے آگ میں ڈالے گئے، اللہ کے حکم پر بے آب و گیاہ میدان میں اپنے بچوں اور اہلیہ میں چھوڑا اور چھوٹے شیر خوار بچے کو راہ خدا میں قربان کر دیا۔ مولانا نے کہا: ذی الحجہ کے مہینہ میں حج اور قربانی دو اہم عبادتیں ہیں، حج کا پیغام محبت الٰہی میں سرشار ہونا، اور قربانی کا پیغام اپنے کو اللہ کے حوالہ کرنا ہے۔

آخر کہاں گئی 12 ویں جماعت کے طالب علم کی سر کٹی لاش؟

میرٹھ میں گنگا نہر کے پاس 20 جوان 4 دنوں سے ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں

میرٹھ (ایجنسی): اتر پردیش کے میرٹھ میں پولس 12 ویں کلاس کی طالبہ آستھا کے سربراہ کی تلاش میں چار دنوں سے گنگا نہر کے ارد گرد گھوم رہی ہے۔ 20 پولیس اہلکاروں پر مشتمل دو ٹیموں نے گزشتہ 24 گھنٹوں میں گنگا نہار کے ایک ایک انچ اور اس کے 12 کلومیٹر لمبے کنارے کی تلاشی لی لیکن کوئی کامیابی نہیں ملی۔ میرٹھ پولیس نے اب آستھا کے سر کی تلاش میں غازی آباد پولیس کی مدد طلب کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی پولیس کو یہ بھی شبہ ہے کہ ملزم اس جگہ کے بارے میں غلط معلومات دے کر انہیں گمراہ کر رہے ہیں جہاں آستھا کا سر پھینکا گیا تھا۔ آستھا کے قتل کے معاملے میں پولیس نے اس کی والدہ اور نابالغ بھائی سمیت پانچ ملزمان کو گرفتار کر کے چار ملزمان کو جیل اور نابالغ بھائی کو جوینائل ہوم بھیج دیا ہے۔ قتل

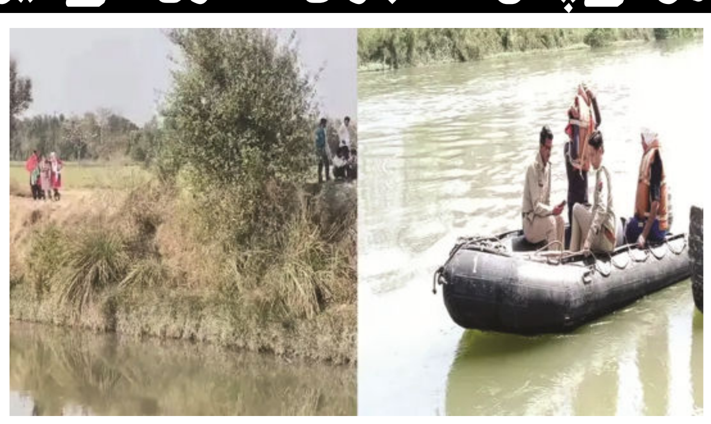

میں ملوث ملزم گورو ابھی تک مفرور ہے۔ پولیس نے طالب علم کے والد رمیش کو بھی ملزم بنایا ہے۔ رمیش سی آر پی ایف میں تعینات ہیں۔ پولیس کا ماننا ہے کہ رمیش بھی قتل کی سازش میں ملوث تھا۔ آستھا کا سر نہ ملنے پر پولیس نے غازی آباد پولیس سے مدد طلب کی ہے۔ بتایا گیا کہ غوطہ خور غازی آباد کے مسوری جھال میں بھی آستھا کے سر کی تلاش کر رہے ہیں۔ آپ کو بتا دیں کہ جمعرات کو پرتاپور تھانہ علاقے کے راجاوالے میں ایک لڑکی کی بغیر سر کے لاش ملی تھی۔ متوفی کی شناخت 17 سالہ آستھا عرف تنشق کے طور پر ہوئی ہے جو دادری گاؤں دورالہ تھانہ علاقہ کے تحت اس کے نچلے حصے کی جیب سے ملی پرچی پر لکھا ہوا موبائل نمبر ہے۔ تفتیش کے دوران معلوم ہوا کہ 8 ماہ قبل اہل خانہ کو سوشل میڈیا کے ذریعے معلوم ہوا کہ آستھا کی ایک نوجوان سے دوستی ہے۔ خاندانی دباؤ کے باوجود آستھا اپنے دوست کو چھوڑنے کو تیار نہیں تھی جس کی وجہ سے آستھا کی والدہ راکیش دیوی نے اپنے نابالغ بیٹے کے ساتھ مل کر اسے گھر میں گلا دبا کر قتل کر دیا۔ اس کے بعد آستھا کے ماموں، ماموں اور پھوپھیوں نے لاش کو سوئفٹ کار میں ڈال کر میرٹھ لایا اور اس کا سر جسم سے الگ کر دیا۔ دھڑ بہادر پور کی نہر میں جبکہ سر جانی کے علاقے گنگا نہر میں پھینک دیا گیا۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

اسرائیلی حملوں میں شدت، غزہ کے کئی علاقوں میں نئی انخلاء کی ہدایات جاری

تل ابیب (ایجنسی): اسرائیلی فوج نے غزہ پر حملوں میں ایک بار پھر شدت پیدا کر دی ہے اور گذشتہ چند گھنٹوں کے دوران فضائی بمباری کے نئے سلسلے کے ساتھ کئی علاقوں سے انخلاء کے احکامات بھی جاری کر دیے ہیں۔ غزہ کے علاقے صبرا میں ایک رہائشی مکان کو نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں کم از کم 37 فلسطینی جاں بحق ہو گئے۔ سول ڈیفنس کے مطابق ملبے تلے اب بھی 85 سے زائد افراد دبے ہوئے ہیں اور غالب گمان ہے کہ ان سب کی موت واقع ہو چکی ہے۔ جبالیا میں اسرائیلی جنگی طیاروں نے شہریوں کے ایک گروہ پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں کم از کم 7 فلسطینی شہید جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ جنوبی غزہ میں ایک گھر اور موٹر سائیکل کو نشانہ بنایا گیا، جس میں 21 فلسطینی جاں بحق ہوئے۔ مجموعی طور پر صرف ہفتے کی صبح سے اب تک 95 فلسطینی جاں بحق ہو چکے ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق 18 مارچ سے

جاری اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں اب تک 497,4 فلسطینی جان سے جا چکے ہیں۔

اسرائیلی فوج نے شمال مغربی غزہ کی کئی رہائشی آبادیوں کے لیے انخلاء کے نئے احکامات جاری کیے ہیں۔ یہ اب روزانہ کا معمول بن چکا ہے کہ فوج شہریوں کو اپنے گھروں سے نکلنے پر مجبور کر رہی ہے، جس سے نہ صرف ان کی زندگی اجیرن ہو چکی ہے بلکہ ان کے لیے محفوظ پناہ گاہیں بھی محدود ہوتی جا رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے اطفال 'یونیسیف' کا کہنا ہے کہ موجودہ وقت غزہ میں خواتین اور بچوں کے لیے تاریخ کا بدترین دور ہے۔ شدید فضائی حملوں، بار بار نقل مکانی، خوراک کی کمی اور قحط نے ان کی زندگی کو ناقابل برداشت بنا دیا ہے۔ عالمی ادارۂ صحت نے خبردار کیا ہے کہ شمالی غزہ کے تمام ہسپتال بند ہو چکے ہیں، جبکہ خان یونس کے ناصر اور الأمل ہسپتال بھی بندش کے دہانے پر ہیں، جو زخمیوں اور مریضوں کے لیے انتہائی تباہ کن ہو سکتا ہے۔ ادارے نے طبی سامان اور ادویات کی فوری فراہمی اور بین الاقوامی تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مارچ میں اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کے خاتمے کے بعد اسرائیلی فوج نے دوبارہ حملے شروع کر دیے تھے۔ 17 مئی کو زمینی کارروائیاں خاص طور پر جنوبی اور شمالی غزہ میں تیز کر دی گئیں۔ اسرائیلی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے تمام یرغمالیوں کی بازیابی، غزہ پر مکمل کنٹرول اور حماس کا مکمل خاتمہ کرنے کے عزم پر قائم ہے۔

منی پور کے عوام وزیر اعظم کی بے رخی اور غیر حساسیت کی قیمت چکا رہے ہیں: جے رام رمیش

نئی دہلی (ایجنسی): کانگریس کے سینئر لیڈر جے رام رمیش نے منی پور میں مسلسل جاری بحران پر مرکزی حکومت اور خاص طور پر وزیر اعظم نریندر مودی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ ایکس پر جاری کیے گئے تفصیلی بیان میں انہوں نے کہا کہ ریاست میں تشدد، لاقانونیت اور عوام کی بے بسی کا سلسلہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا۔ جے رام رمیش نے دعویٰ کیا کہ پچھلے 24 گھنٹوں کے دوران امپھال ویسٹ، امپھال ایسٹ، تھوبال، کاکچنگ اور بشنوپور میں دوبارہ تشدد بھڑک اٹھا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ صدر راج نافذ کیے جانے کے باوجود زمینی حالات میں کوئی بہتری نہیں آئی۔

انہوں نے یاد دلایا کہ فروری 2022 میں بی جے پی کو منی پور اسمبلی انتخابات میں واضح اکثریت حاصل ہوئی تھی لیکن صرف 15 مہینے بعد، 3 مئی 2023 کو ریاست کو جلنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ سینکڑوں بے گناہ مرد، عورتیں اور بچے مارے گئے، ہزاروں افراد بے گھر ہوئے اور عبادت گاہوں کو تباہ کیا گیا۔ جے رام رمیش نے بتایا کہ اگرچہ 4 جون 2023 کو مرکزی حکومت

نے ایک تین رکنی تحقیقاتی کمیشن تشکیل دیا لیکن اس کی رپورٹ کی ڈیڈ لائن مسلسل ملتوی ہوتی رہی اور اب نئی تاریخ 20 نومبر 2025 مقرر کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ کے تبصرے کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یکم اگست 2023 کو عدالت نے خود تسلیم کیا تھا کہ ریاست میں آئینی نظام بری طرح ناکام ہو چکا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم پر الزام لگایا کہ وہ مسلسل خاموش رہے، نہ کبھی عوام سے مخاطب ہوئے، نہ کسی نمائندہ وفد سے ملے اور نہ ہی منی پور کا دورہ کیا۔ ان کے مطابق وزیر اعظم نے پوری ذمہ داری وزیر داخلہ پر ڈال دی، جو مکمل طور پر ناکام رہے ہیں۔ کانگریس نے ابتدا ہی سے صدر راج کا مطالبہ کیا تھا لیکن اسے نظر انداز کیا گیا، یہاں تک کہ 10 فروری 2025 سے شروع ہونے والے اسمبلی اجلاس میں کانگریس کی جانب سے وزیر اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کی دھمکی کے بعد 9 فروری کو بی جے پی نے وزیر اعلیٰ سے استعفیٰ لیا اور 13 فروری کو صدر راج نافذ ہوا۔

تاہم صدر راج کے باوجود حالات میں بہتری کے آثار نہیں، یہاں تک کہ ریاستی گورنر کو بھی امپھال ایئرپورٹ سے اپنے گھر جانے کے لیے ہیلی کاپٹر کا سہارا لینا پڑا۔ جے رام رمیش نے طنزیہ انداز میں کہا کہ جن وزیر اعظم کی تعریف میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے یوکرین-روس جنگ رکوا دی تھی، وہ منی پور کے بحران پر بالکل خاموش ہیں۔ ان کے مطابق وزیر اعظم کی بے حسی پورے ملک کے لیے باعث تکلیف ہے، یہ صرف شمال مشرق کا نہیں، پورے ہندوستان کا درد ہے۔ ادھر، ہفتے کی شب شدت پسند میتئی تنظیم 'ارمبائی تنگول' کے ایک رہنما کی مبینہ گرفتاری کے بعد امپھال ویسٹ اور ایسٹ سمیت پانچ اضلاع میں مظاہرے پھوٹ پڑے۔ پرتشدد احتجاج کے بعد ان اضلاع میں پانچ روز کے لیے انٹرنیٹ اور موبائل ڈیٹا خدمات معطل کر دی گئی ہیں، جب کہ بشنوپور میں مکمل کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت نے ان اقدامات کو امن و قانون کی صورتحال قابو میں رکھنے کے لیے ضروری قرار دیا ہے لیکن جے رام رمیش کے مطابق یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ بحران آج بھی جوں کا توں برقرار ہے۔

اسرائیلی فوج نے ایک قیدی کا محاصرہ کر لیا مگر وہ اسے زندہ نہیں بچا پائے گا: القسام

غزہ (ایجنسی): حماس کے عسکری ونگ "القسام بریگیڈز" کے ترجمان نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیلی فوج نے غزہ میں اس مقام کا محاصرہ کر لیا ہے جہاں اسرائیلی قیدی "متان تسنجاوکر" کو رکھا گیا ہے، مگر وہ اسے زندہ واپس نہیں لا سکے گی۔ ترجمان "ابو عبیدہ" نے ہفتے کے روز جاری ایک آڈیو بیان میں واضح کیا "ہم پورے یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ اسرائیل اپنے قیدی کو زندہ بازیاب نہیں کرا سکے گا"۔

ابو عبیدہ نے مزید کہا کہ "اگر قیدی کی رہائی کی کوشش کے دوران اس کی موت واقع ہوتی ہے تو اس کی مکمل ذمہ دار اسرائیلی فوج ہوگی، کیونکہ القسام نے

اسے ایک سال اور آٹھ ماہ تک زندہ رکھا"۔ ادھر اسرائیلی وزیر دفاع "یسرائیل کاٹز" نے ہفتے کے روز اعلان کیا کہ فوج نے غزہ سے ایک تھائی قیدی "ناتابونگ بینتا" کی لاش بازیاب کر لی ہے، جو سات اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کے بعد سے لاپتہ تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گی جب تک تمام زندہ قیدی اور جاں بحق افراد کی لاشیں واپس نہیں لائی جاتیں۔ گذشتہ جمعرات بھی اسرائیلی فوج نے دو قیدیوں "جودی وینسٹائن-ہاگی" اور "گیڈی ہاگی" کی لاشیں بازیاب کی تھیں۔

یاد رہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے گذشتہ ماہ کے آغاز میں انکشاف کیا تھا کہ غزہ میں 21 اسرائیلی قیدی زندہ ہیں، جب کہ اسرائیلی حکومت کے قیدیوں اور لاپتہ افراد کے رابطہ کار گال ہیرش کا کہنا تھا کہ زندہ قیدیوں کی تعداد 24 ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ سرکاری اسرائیلی اندازوں کے مطابق 7 اکتوبر 2023 کے بعد سے اب تک 35 اسرائیلی قیدی مارے جا چکے ہیں۔

لدھیانہ ضمنی انتخاب میں کیجریوال کی نظریں راجیہ سبھا پر

نئی دہلی (ایجنسی): عام طور پر ضمنی انتخابات ایک محدود علاقائی بحث کا موضوع ہوتے ہیں لیکن اس بار پنجاب کی لدھیانہ ویسٹ اسمبلی سیٹ پر ہونے والا ضمنی انتخاب قومی سطح پر توجہ کا مرکز بن چکا ہے۔ ریاست میں برسر اقتدار عام آدمی پارٹی نے اس انتخاب کو اپنی بقا کا مسئلہ بنا لیا ہے اور تمام مخالف جماعتیں اسے ہر قیمت پر شکست دینے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں۔ یہ نشست عام آدمی پارٹی کے ایم ایل اے گرپریت گوگی کی مشتبہ گولی لگنے سے ہوئی موت کے بعد خالی ہوئی ہے۔ پارٹی نے راجیہ سبھا کے موجودہ رکن سنجیو اروڑہ کو اس سیٹ سے امیدوار بنایا ہے۔ سیاسی مبصرین کا ماننا ہے کہ اگر اروڑا جیتتے ہیں تو اس سے اروند کیجریوال کا راجیہ سبھا کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ دہلی میں شکست کے بعد اب کیجریوال پارلیمنٹ میں نئی سیاست کا آغاز چاہتے ہیں۔ اسی تناظر میں کیجریوال فروری کے بعد سے زیادہ تر وقت پنجاب میں گزار رہے ہیں، جلسے کر رہے ہیں اور منصوبوں کا افتتاح کر رہے ہیں۔ پارٹی کے دوسرے بڑے لیڈر منیش سسودیا کو پنجاب کا انچارج بنایا گیا ہے اور وہ بھی لدھیانہ میں موجود ہیں۔ ستیندر جین کو نائب انچارج مقرر کر کے پنجاب میں تعینات کیا گیا ہے۔ لدھیانہ ویسٹ کا حلقہ صنعتی اعتبار سے اہم ہے، جہاں اعلیٰ متوسط طبقے کی اکثریت ہے اور 85 فیصد آبادی غیر سکھ ہے۔ دہلی کی شکست کے بعد کیجریوال نے وزیر اعلیٰ بھگونت مان کے ساتھ صنعت کاروں سے ملاقات کی، جنہوں نے کسان تحریک اور شمبھو بارڈر کے دھرنے سے کاروبار متاثر ہونے کی شکایت کی۔ اس کے بعد ہی حکومت نے اس دھرنے کو جبراً ختم کروا دیا، حالانکہ پہلے اسی کا ساتھ دے رہی تھی۔ حال ہی میں حکومت نے لدھیانہ کے پاس 311,24 ایکڑ زمین پر نئی رہائشی بستی بسانے کا اعلان کیا، جس پر متاثرہ دیہاتی کسان ناراض ہیں۔ تاہم وہ لدھیانہ ویسٹ کے ووٹر نہیں، اس لیے اس انتخاب پر ان کی ناراضی کا اثر نہیں پڑے گا۔

شمال مشرقی ریلوے

ای-ٹنڈر نوٹس

'اوپن' ٹنڈر صدر ہند کی جانب سے سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر/خصوصی انجینئر، شمال مشرقی ریلوے، لکھنؤ کے ذریعہ درج ذیل کاموں کے لیے مدعو کیا گیا ہے: ٹنڈر نمبر، DDEE-LJN-17-2025، کام کی تفصیل: ایل جے این-ڈویژن لکھنؤ ڈویژن میں 15 مسافر پلیٹ فارم کو نچلی سطح سے اعلی سطح تک اٹھائے جانے کا کام۔ تخمینہ لاگت: 22174367.60 روپیہ، زرضمانت 260900.00، ٹینڈر کی قیمت روپے 00.00، کام کی تکمیل کی مدت-06 ماہ۔ ٹینڈر نمبر، VMMV LJN-18-2025، کام کی تفصیل: ایل جے این-ڈویژن-عیش باغ 2nd انٹری گیٹ، گومتی نگر اور لکھنؤ جنکشن پر گودام کے ساتھ پارسل آفس کی تعمیر اور جدید کاری۔ تخمینہ لاگت: روپے 10674475.68، بیعانہ رقم: 203400.00، ٹینڈر کی قیمت روپے 00.00، کام کی تکمیل کی مدت-06 ماہ۔ ٹینڈر بند کرنے کی آخری تاریخ اور وقت: 18.07.2025 بوقت 15.00 بجے۔ نوٹ: یہ ٹینڈر کے خلاف دستی پیشکش قبول نہیں کی جائیں گی۔ موصول ہونے والی اس طرح کی دستی پیشکشوں کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔ تفصیلی معلومات اور ٹینڈر جمع کرانے کے لیے، براہ کرم انڈین ریلوے کی ویب سائٹ http//:www.ireps.gov.in پر جائیں۔

سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر/جنرل
مجادھی/الیکٹرک-58 لکھنؤ

گاڑیوں کے چھتوں و پائیدان پر سفر نہ کریں

"لوہیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جوابدہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔

قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کر سکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ **لوہیانامہ**، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، **ایڈیٹر: جاوید احمد**
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : **JAVED AHMAD** PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:**JAVED AHMAD**,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

قربانی کا اصل مقصد قرب ربانی کا حصول ہے: مولانا خالد رشید

عیدگاہ میں لاکھوں مسلمانوں نے دوگانہ عید الاضحی ادا کیا

لکھنؤ (ایجنسی): ریاست کی سب سے بڑی اور تاریخی عیدگاہ لکھنؤ میں لاکھوں مسلمانوں نے امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا کی اقتدا میں عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی۔ اس مقدس موقع پر جہاں لاکھوں فرزندان اسلام کے باہمی اتحاد، مذہبی جوش وخروش اور اسلامی شان وشوکت کا عظیم الشان مظاہرہ ہوا۔ ڈاکٹر دنیش شرما سابق نائب وزیر اعلیٰ اتر پردیش اور متعدد سیاسی شخصیات اور اعلیٰ افسروں نے عیدگاہ تشریف لاکر امام عیدگاہ لکھنؤ اور تمام مسلمانوں کو عید قرباں کی دلی مبارک باد پیش کی۔ جس سے صدیوں پرانی ہماری گنگا جمنی تہذیب وثقافت کا حسین ودل کش نظارہ بھی ہوا۔ نماز سے قبل مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے اپنے پر مغز روایتی خطاب میں عید الاضحیٰ کی اہمیت، قربانی کی تاریخ، مقصد، دعوت، پیغام اور مسلمانوں کو درپیش موجودہ مسائل ومصائب کا تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ قربانی کا اصل مقصد قرب ربانی کا حصول ہے۔ قربانی جیسے مقدس عمل کو ریاکاری، نام ونمود، شہرت اور دکھاوا جیسے غلط خیالات وفاسد رجحانات سے آلودہ نہ کیا جائے بلکہ اس بہترین اور لائق تقلید عمل کو جس نیت، اخلاص، ایثار اور صرف رضائے الٰہی کے حصول کے احساسات وجذبات سے آراستہ کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ قربانی اسلام کی روح ہے۔ یہ کوئی رسم ورواج نہیں بلکہ یہ مذہبی فریضہ ہے۔ عید الاضحیٰ کی قربانی دونبیوں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے صبر، ایثار، اطاعت اور تقویٰ الٰہی کی لازوال یادگار ہے۔ اس ابراہیمی سنت پر دنیا کے تمام ذی حیثیت مسلمان عمل کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کو (خدا تعالیٰ کو) نہ تو قربانی کا گوشت پہنچتا ہے نہ اس کا خون بلکہ اس کو تو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

مولانا نے کہا کہ عید الاضحیٰ سے بہت بڑے پیمانے پر تجارتی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً ۲۰ لاکھ کسانوں کو روزگار ملتا ہے۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ قربانی میں صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کا خاص خیال رکھیں۔ انہوں نے معاشرے کی اصلاح کی ضرورت واہمیت بتاتے ہوئے کہا کہ ہم کو چاہیے کہ اقدار صالحہ کی حفاظت کریں۔ مشترکہ مشرقی تہذیب، ثقافت وتمدن کو فروغ دیں۔ قومی یک جہتی، باہمی اتحاد، مذہبی ہم آہنگی اور جمہوری روایات پر عمل پیرا ہوں تاکہ ہمارا معاشرہ ایک مثالی معاشرہ بن سکے۔ نماز کے بعد خطبہ عید الفطر عبدالحی فرنگی محلی نائب امام عیدگاہ نے دیا۔ مولانا فرنگی محلی نے نماز کے بعد ملک وقوم کی حفاظت، اسلام کی سربلندی، مسجد اقصیٰ کی بازیابی، غزہ کے غازیوں کی فتح، صیہونی ظالموں کی شکست اور فلسطینی مسلمانوں کی نصرت، حرمین شریفین کے تحفظ، ملک بھر کی مساجد، مدارس، اسلامی اداروں، وقف جائدادوں اور مسلمانوں کی جان ومال، عزت وآبرو کے تحفظ کے لیے، ملک وقوم کی تعمیر وترقی، خوش حالی، فلاح وبہبود، وطن کی سرحدوں کی حفاظت، امن عالم اور گرمی سے راحت کے لیے بارگاہِ الٰہی میں الحاح وزاری سے دعائیں کیں۔

عیدالاضحی ایک انتہائی بامقصد اور یادگار دِن: مفتی ابوالعرفان

لکھنؤ (پریس ریلیز) مفتی ابو العرفان فرنگی محلی صدر ادارہ شریعہ فرنگی محل قاضی شہر لکھنؤ نے عید الاضحیٰ کے موقع پر جامع مسجد عیش باغ میں روایت کے مطابق عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرائی اور قبل نماز خطاب فرماتے ہوئے عید الاضحیٰ کی خصوصیت اور فضائل بیان کیے بعد نماز خصوصی دعا کی جبکہ نماز، خطبہ کے فرائض مولانا عفان عتیق فرنگی محلی، جنرل سکریٹری ادارہ شریعہ فرنگی محل نے انجام دیا۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر نے قبل نماز اپنے خطاب میں فرمایا کہ عید الاضحیٰ ایک انتہائی بامقصد اور یادگار دِن ہے، اس دِن کی دُعاؤں کی قبولیت کا اشارہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیا گیا ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ روزِ عید ہم سب مل کر توبہ استغفار کریں۔ زبانی نہیں، عملی توبہ۔ پروردگار کے حضور گڑگڑا گڑگڑا کر دُعا کریں، اپنی کوتاہیوں، گناہوں کی معافی طلب کریں اور اپنے رب کو راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ یاد رہے، دُنیا کی ابتدا ہی سے قربانی تمام مذاہب کا ایک لازمی حصّہ رہی ہے۔ یہ اللہ کے حضور جان کی نذر ہے، جو کسی جانور کو قائم مقام ٹھہرا کر پیش کی جاتی ہے۔ عید الاضحیٰ کے دن جانور کے گلے پر رسماً اور عادتاً چھری چلائی جائے تو بہت آسان ہے لیکن اگر اسوۂ ابراہیمی کو مدنظر رکھا جائے تو پھر اس کے لئے انسان کو پہلے ان مراحل کو سامنے رکھنا پڑتا ہے جن سے حضرت ابراہیم علیہ السلام گزرے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ساری زندگی مسلسل قربانیوں سے عبارت ہے۔ مفتی ابوالعرفان فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ نے اپنے خطاب میں یہ پیغام دیا کہ مسلمانوں نے ہمیشہ وطن عزیز ہندوستان کی خاطر جان ومال کی قربانی دی ہے جس کے بہت سے ثبوت موجود ہیں۔ مفتی ابوالعرفان میاں نے کہا کہ مسلمانوں نے ہمیشہ ہماری گنگا جمنی تہذیب اور انسانیت کے پیش نظر ہر مصیبت زدہ، مسافر، غریب، ضرورت مند کی ہر موقع پر بلا تفریق ہر ممکن مدد کی ہے، یہ قابل ستائش ہے، ہمیں امید ہے کہ مسلمان مستقبل میں بھی اپنے عظیم ملک کے لیے قربانیاں دیتے رہیں گے۔ قاضی شہر نے بعد نماز دعا کے ساتھ ساتھ تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ ہم ہر عبادت میں خصوصی دعائیں کرتے رہیں، بالخصوص قبلہ اول کی ازادی، فلسطین میں مظلوم، معصوم پر ہو رہے ظلم سے ازادی اور فلسطینیوں کی فتح یابی، اپنے ملک ہندوستان کی ترقی، سلامتی، امن اور تمام برائیوں سے آزادی کے لیے۔ اللہ رب العزت ہماری دعاؤں اور قربانیوں کو قبول فرمائے اور ملک میں امن قائم کرے، ترقی کرے اور جلد از جلد تمام پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل کرے، آمین۔

پراسرار قتل سے رحیم آباد میں خوف کا ماحول

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے رحیم آباد تھانہ علاقے میں واقع اہندر گاؤں میں اتوار کی صبح ایک سنسنی خیز واقعہ سامنے آیا۔ یہاں ایک نوجوان وجے عرف گپو (25 سال) کی لاش اس کے گھر کے پاس مشتبہ حالات میں پڑی ہوئی ملی۔ نوجوان کو تیز دھار ہتھیار سے بے دردی سے قتل کیا گیا۔ گردن پر گہری چوٹ اور چہرے پر خراشوں کے نشانات دیکھ کر اہل خانہ حیران رہ گئے اور فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی۔ وجے ایک مزدور تھا جو حال ہی میں ہریانہ سے واپس آیا تھا اور گاؤں میں رہ رہا تھا۔ فی الحال پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ مقتول کے والد کا پہلے ہی انتقال ہو چکا تھا اور اس کی بیوی بھی ایک سال قبل انتقال کر چکی تھی۔ اب خاندان میں صرف ماں سندری اور بڑا بھائی پپو رہ گیا ہے۔ گاؤں والوں کے مطابق وجے کا گاؤں میں کسی سے کوئی جھگڑا نہیں تھا جس کی وجہ سے یہ قتل مزید پراسرار ہو گیا ہے۔ اتوار کی صبح جب اہل خانہ نے وجے کی لاش دیکھی تو وہ حیران رہ گئے۔ اہل خانہ کی شکایت پر پولیس نے قتل کا مقدمہ درج کرلیا ہے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوا دیا اور جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کرنا شروع کر دیے۔ پولیس افسران بھی موقع پر پہنچ گئے اور تحقیقات کی ہدایت دی۔ اے ڈی سی پی نارتھ جتیندر کمار دوبے نے بتایا کہ اطلاع ملتے ہی رحیم آباد پولیس اور اعلیٰ افسران موقع پر پہنچ گئے۔ ابتدائی تفتیش کے بعد نعش کا پنچنامہ کر کے قتل کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے مزید کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ پولیس قریبی لوگوں سے پوچھ گچھ کر رہی ہے اور متوفی کے فون اور رابطوں کی بھی چھان بین کی جا رہی ہے۔ وہیں اس دلخراش قتل سے گاؤں میں دہشت کا ماحول ہے۔ ہر کوئی ایک ہی سوال پوچھ رہا ہے کہ پرسکون طبیعت والے گپو جی کس کی رنجش کا شکار ہوئے؟ فی الحال پولیس کیس کا معمہ حل کرنے میں مصروف ہے اور امید کی جا رہی ہے کہ قاتل جلد ہی پکڑے جائیں گے۔

لکھنؤ، میرٹھ اور نوئیڈا میں پھٹا کورونا بم! ایک دن میں 38 مریضوں کی شناخت، محکمہ صحت الرٹ

لکھنؤ/میرٹھ/نوئیڈا (ایجنسی): اتر پردیش سمیت پورے ملک میں ایک بار پھر کورونا کے معاملات تیزی سے بڑھنے لگے ہیں۔ راجدھانی لکھنؤ میں بھی کورونا کے کیسز روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ گزشتہ 24 گھنٹوں میں 2 افراد کورونا سے متاثر پائے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی نوئیڈا میں ایک ساتھ 32 کورونا متاثرین کا پتہ چلا ہے۔ میرٹھ میں 6 کورونا مثبت مریض پائے گئے ہیں۔

لکھنؤ محکمہ صحت سے موصولہ اطلاع کے مطابق نئے کورونا متاثرین میں ایک 27 سالہ خاتون بھی شامل ہے جو وکرمادتیہ مارگ کی رہنے والی ہے۔ جبکہ دوسرا مریض وکاس نگر میں پایا گیا ہے۔ کورونا سے متاثرہ شخص کی عمر 45 سال بتائی جاتی ہے۔ فی الحال، دونوں کورونا مثبت مریضوں کو ہوم آئسولیشن میں رکھا گیا ہے اور ان کی حالت فی الحال مستحکم ہے۔ سی ایم او آفس کے مطابق ضلع میں اب تک کل 8 کورونا پازیٹیو کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔ جن میں سے 5 کیسز ایکٹو ہیں۔

آج بھی نوئیڈا میں کورونا سے متاثرہ مریضوں کی تعداد میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ نوئیڈا میں محکمہ صحت نے جمعہ کو 32 نئے فعال کورونا کیسز کی تصدیق کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ضلع میں مریضوں کی کل تعداد 190 تک پہنچ گئی ہے جن میں 79 مرد اور 111 خواتین شامل ہیں۔ ان میں سے 3 مریض اسپتال میں داخل ہیں۔ اب تک 7 مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ باقی مریضوں کا علاج ہوم آئسولیشن میں کیا جا رہا ہے۔

گوتم بدھ نگر کے اسسٹنٹ چیف میڈیکل آفیسر (ACMO) ڈاکٹر تکم سنگھ کے مطابق، تمام نئے فعال کیسوں کا علاج شروع کر دیا گیا ہے۔ تمام فعال مریضوں کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ ڈسٹرکٹ ہسپتال کو اینٹیجن کٹس دستیاب کر دی گئی ہیں اور ہسپتال میں اینٹیجن طریقہ سے کورونا ٹیسٹنگ بھی شروع کر دی گئی ہے۔ لکھنؤ سے ضلع میں موجودہ صحت کی سہولیات کی فہرست مانگی گئی ہے۔

نوئیڈا کے ضلع اسپتال میں 10 بستروں کا آئسولیشن وارڈ بھی بنایا گیا ہے۔ 10 بستروں پر مشتمل آئی سی یو بھی فعال ہے۔ پرائیویٹ ہسپتالوں سے بھی رابطہ کیا جا رہا ہے۔ آپ کو ایمرجنسی کی صورت میں الرٹ رہنے کو کہا گیا ہے۔ جمعہ کے روز، ایک مریض کورونا ٹیسٹ کے لیے ضلع اسپتال پہنچا، جسے آر ٹی پی سی آر ٹیسٹ سے انکار کر دیا گیا۔ مریض کے مطابق لیب ٹیکنیشن نے بتایا کہ پورٹل پر کورونا کی معلومات اپ ڈیٹ نہ ہونے کی وجہ سے آر ٹی پی سی آر ٹیسٹ سے انکار کر دیا گیا ہے۔

میرٹھ میں جمعہ کو آئی رپورٹ میں، جانچے گئے 11 نمونوں میں سے 6 لوگ کورونا پازیٹیو پائے گئے۔ مریضوں میں سے ایک کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے اور اسے میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا ہے جب کہ دو دیگر متاثرہ مریضوں کو بھی احتیاطی تدابیر کے طور پر اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ بقیہ چار متاثرہ افراد کو محکمہ صحت نے ہوم قرنطینہ میں رکھا ہے۔ چیف میڈیکل آفیسر (سی ایم او) ڈاکٹر اشوک کٹاریہ نے کہا کہ متاثرہ افراد کے خاندان کے افراد اور چھ متاثرہ افراد کے رابطے میں آنے والوں کا ٹیسٹ کیا جائے گا۔ اس کے لیے ایک خصوصی مانیٹرنگ ٹیم تشکیل دی گئی ہے جو متاثرہ افراد کی باقاعدگی سے نگرانی کرے گی اور ان کی صحت پر نظر رکھے گی۔ سی ایم او نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ محتاط رہیں اور ماسک پہن کر ہی گھر سے باہر نکلیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی کو کھانسی، نزلہ، چھینک یا کورونا جیسی علامات محسوس ہوں تو فوراً ٹیسٹ کروائیں۔

عہدہ سنبھالتے ہی ایکشن موڈ میں ڈی جی پی راجیو کرشنا، پولیس افسران کو دیے یہ 10 ہدایات، حالات بدلیں گے

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کے پولیس کے نئے تعینات ہونے والے ڈائریکٹر جنرل راجیو کرشنا نے چارج سنبھالتے ہی اپنے ارادے واضح کر دیے ہیں۔ راجیو کرشنا نے امن وامان اور جرائم پر قابو پانے کے سلسلے میں ضروری ہدایات دی ہیں۔ ڈی جی پی راجیو کرشنا نے جمعہ کو ریاست بھر کے پولیس افسران کے ساتھ ویڈیو کانفرنسنگ کی اور 10 اہم ترجیحات کے تحت رہنما خطوط دیئے۔ میٹنگ کے دوران، راجیو کرشنا نے واضح کیا کہ ان کی ترجیح پیشہ ورانہ پولیسنگ، عوامی اعتماد اور جرائم کے تئیں زیرو ٹالرنس ہوگی۔ ڈی جی پی راجیو کرشنا نے میٹنگ کے دوران کہا کہ گزشتہ 8 سالوں میں سی ایم یوگی کے مضبوط ارادے کی وجہ سے یوپی نے ملک اور دنیا میں امن وامان کا ایک نیا معیار قائم کیا ہے۔ اب اس کو مزید آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ تھانہ انچارجز کی پوسٹنگ میرٹ کی بنیاد پر کی جائے۔ ڈی جی پی کو سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کا پسندیدہ سمجھا جاتا ہے۔ ایسے میں ان کا زور امن وامان کے معاملے پر حکومت کی زیرو ٹالرنس پالیسی کو فروغ دینے میں نظر آتا ہے۔ ڈی جی پی راجیو کرشنا نے میٹنگ میں کہا کہ پولیسنگ عوام اور فورس کے درمیان اعتماد کی شکل میں موجود ہے اور ہمیں پیشہ ورانہ انداز اپنانا چاہیے اور اپنے کام کرنے کے انداز میں بین الاقوامی بہترین طریقوں کو شامل کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مضبوط قوت ارادی دوررس نتائج دے سکتی ہے اور بڑے پیمانے پر تبدیلیاں لاسکتی ہے۔ مضبوط قوت ارادی سے آدھی جنگ جیتی جاسکتی ہے۔ ڈی جی پی نے کہا کہ تمام افسران کو اپنے اندر مضبوط قوت ارادی پیدا کرتے ہوئے خود کا جائزہ لینا ہوگا۔ ایک لیڈر کے طور پر ہمیں اپنی پولیس فورس کی خصوصیات اور صلاحیتوں کا اندازہ لگانا ہوگا۔ کمیونیکیشن گیپ کو ختم کرنا ہوگا اور ہمیں اپنے اپروچ میں جامع تبدیلی لانا ہوگی۔ ضروری ہدایات دی گئی ہیں۔ ڈی جی پی نے کہا کہ جرائم کے خلاف زیرو ٹالرنس صرف ایک نعرہ نہیں ہے بلکہ سوچ اور کام کا انداز ہونا چاہیے۔ افسران کو خود اضلاع میں ٹاپ 10 مجرموں کی نشاندہی کر کے ان کے خلاف سخت کارروائی کرنی ہوگی۔ اس میں ٹیکنالوجی کا بھی استعمال کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنا نقطہ نظر، رویہ اور یقین بدلنا ہوگا۔ کسی بھی قسم کے اختلاف کو ختم کرنا ہوگا۔ انہوں نے افسران سے اپیل کی کہ انہیں پولیسنگ میں افسران کے دل اور جان ※ کی ضرورت ہے۔

سمر کارنوال میں یوم ماحولیات پر مشاعرہ وکوی سمیلن کا انعقاد

تحفظِ ماحولیات کے لئے ہمیں شجر کاری کرنی چاہئے: معید رہبر لکھنوی

لکھنؤ (پریس ریلیز) یوپی درشن پارک میں چل رہے سمر کارنوال کے تحت یوم ماحولیات پر ایک مشاعرہ ادبی تنظیم ایم ایس ایس اور پرگتی پریان ٹرسٹ کے مشترکہ تعاون سے منعقد ہوا جس کی صدارت نوجوان شاعر معید رہبر لکھنوی نے کی اور نظامت کے فرائض التمش لکھنوی نے انجام دئے۔ ادبی تنظیم ایم ایس ایس کی فاؤنڈر تبسم خان نے تمام شعراء وشاعرات کا استقبال کیا اور تنظیم کی جانب سے سرٹیفکیٹ اور پودے پیش کئے جبکہ اظہار سنس پرفیومرس لکھنؤ کی جانب سے تمام شرکاء کو تحفہ عطر پیش کیا گیا۔ صدر مشاعرہ معید رہبر لکھنوی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمارے جینے کے لئے پیڑ ویسے ہی ضروری ہیں جیسے ہماری سانسیں اور ہمیں تحفظ ماحولیات کے لئے شجر کاری کرنی چاہئے ایک انسان اگر یہ عزم کر لے کہ ہمیں ایک پودا یا پیڑ لگانا ہے تو ماحول بہتر سے بہتر ہوتا چلا جائے گا اور ہماری نسلوں کے لئے یہ صدقہء جاریہ ہوگا۔ پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

اگر جینے کی خواہش ہو تو کچھ پودے لگا تا جا
یہ تجھ کو پھول پھل بھی اور ہریالی بھی دیتے ہیں
معید رہبر لکھنوی

کیا توجہ کی گزارش، کیا سماعت کا فریب
میں بھی افسانہ درازی کا تمنائی نہیں
محمد عمر "جانی"

پھوٹ جائیں مری آنکھیں، یہی دن دیکھنے تھے
تیری تصویر کسی غیر نے دکھلائی ہے
شاداب جاوید

مجھ سے باتیں کیا کرو ورنہ
خواب میں آ کے نیند اڑا دونگا
ڈاکٹر حشیم فاروقی

اسے آواز ہم نے اس قدر دی
ہمارے منہ میں چھالے پڑ گئے ہیں
عاصم کاکوروی

آج کی شب بڑی قیامت ہے
واقعی سونے جا رہا ہوں میں
درد فیض خان

اتنا کچھ تو کیا نہیں اس نے
جتنا بدنام کر دیا میں نے
فیصل وارثی

ہوتا نہیں ہے رشک ذرا بھی رقیب سے
مجھکو نہیں ہے کوئی شکایت نصیب سے
ستیم روشن

تو مرے پاس سے نہ گزرا کر
دل بہت زور سے دھڑکتا ہے
التمش لکھنوی

تنہائی میں تو ہم نے بہت اشک بہائے
محفل میں مگر کوئی بھی پہچان نہ پایا
شمع کانپوری

دبئی لندن سے کیا لینا ہے ہم کو
تمنہ صرف بھارت چاہتی ہے
معین مدنی معین

انکے علاوہ شبینہ اور وارثی عادل عدیز نے بھی کلام پیش کیا۔ شرکاء میں این بی سنگھ، ونود سنگھ، سنپورن شکلا، ادر وغیرہ کے علاوہ خاصی تعداد میں لوگ موجود رہے۔ آخر میں کنوینر تبسم خان نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

یوپی میں لو کے تھپیڑے بڑھائیں گے گرمی کا ستم، 11 جون سے راحت ملنے کی امید

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش میں شدید گرمی کی لہر شروع ہوگئی ہے۔ اس وقت تیز دھوپ کی وجہ سے دن میں کافی گرمی ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ رات کو بھی گرمی پڑنے لگی ہے۔ ریاست میں 11 جون سے بارش کا امکان ہے۔ جبکہ اس سے پہلے گرمی اور گرمی کی لہر کے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں 8 جون کو ریاست میں موسم صاف رہ سکتا ہے۔ اس دوران ریاست کے دونوں حصوں میں موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔ تاہم اس دوران ہیٹ ویو اور بارش کا کوئی الرٹ جاری نہیں کیا گیا ہے۔ اس وقت ریاست میں گرمی نے ایک بار پھر شدید شکل اختیار کر لی ہے۔ خشک موسم اور گرم مغربی ہواؤں کی وجہ سے ریاست کے بیشتر حصوں میں درجہ حرارت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی سلسلے میں ہفتہ کو پریاگ راج میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 43.8 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا جو ریاست میں سب سے زیادہ تھا۔ آگرہ 43 ڈگری درجہ حرارت کے ساتھ دوسرا گرم ترین شہر تھا۔ محکمہ موسمیات کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ نے جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ ریاست میں فعال موسمی نظام کا اثر ختم ہوگیا ہے جس کی وجہ سے آسمان صاف ہوگیا ہے اور ریڈی ایٹو حرارت بڑھ گئی ہے۔ اس وجہ سے جنوبی اتر پردیش میں درجہ حرارت 43 ڈگری سے اوپر چلا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے دنوں میں گرمی مزید بڑھ سکتی ہے۔ بندیل کھنڈ، وندھیا اور اس سے ملحقہ علاقوں میں 9 سے 11 جون کے دوران گرمی کی لہر کا امکان ہے۔ اس کی وجہ گرم سطح کی مغربی ہوائیں، کنویکٹیو ہیٹنگ اور بالائی ٹراپوسفیئر میں اینٹی سائکلونک حالات ہیں، جس کی وجہ سے درجہ حرارت میں مزید 2-3 ڈگری کا اضافہ ہوسکتا ہے۔ ماہر موسمیات اتل کمار سنگھ نے کہا کہ 11 جون سے مشرقی اتر پردیش میں تیز ہوائیں سرگرم ہوجائیں گی جس کی وجہ سے بارش شروع ہوسکتی ہے۔ یہ بارش مغربی اتر پردیش کی طرف بھی بڑھے گی اور درجہ حرارت میں کمی لا سکتی ہے اور لوگوں کو گرمی کی لہر سے راحت مل سکتی ہے۔ ریاست میں درجہ حرارت کے بارے میں بات کرتے ہوئے، اگلے 3-4 دنوں کے دوران زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں بتدریج تقریباً 3-5 ڈگری سیلسیس کا اضافہ اور پھر 2-4 ڈگری سیلسیس تک گرنے کا امکان ہے۔ کم از کم درجہ حرارت میں بتدریج 2 ڈگری سینٹی گریڈ اضافے کا امکان ہے۔